نگارِ عجم

حصۂ سوم

(انتخابات نثر و نظم فارسی جدید)

برائے درجات ہائی اسکول

مرتبہ

مولوی محمد طاہر صاحب فاروقی

ایم۔ اے (آگرہ)۔ دبیر کامل (لکھنؤ)۔ فاضل کامل، ال ای اے یو (الہ آباد)

ایچ پی اے، آنرز ان اردو (پنجاب)

شعبہ فارسی و اردو آگرہ کالج، آگرہ۔ ممبر بورڈ آف اسٹڈیز ان اردو و فیکلٹی آف آرٹس آگرہ یونیورسٹی

سابق ہیڈ مولوی حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور

ناشر

رام پرشاد اینڈ برادرس آگرہ

باہتمام خواجہ فراست حسین

در آگرہ اخبار پریس منطبع گردید

سنہ ۱۹۳۵ء

دیباچہ

نگارِ عجم کے پہلے دونوں حصے درجات ہفتم و ہشتم کے لئے منظور ہو چکے ہیں۔ یہ تیسرا حصہ درجات نہم و دہم کے لئے مرتب کیا گیا ہے۔ غیر درسی نصاب کے طور پر جو کتابیں طلبہ کے لئے تجویز کی ہیں۔ ان کا اصل مقصد یہی ہے کہ ہائی اسکول کے طلبہ کو فارسی جدید سے واقفیت، انس اور رغبت پیدا ہو۔ ہائی اسکول کی درسی کتابوں میں جو انتخابات شامل کئے جاتے ہیں وہ اکثر و بیشتر کلاسکی دور کے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر اس پرچہ میں بھی طلبہ فارسی جدید کی کتابیں نہ پڑھیں تو فارسی تعلیم کا ایک اہم رکن رہ جاتا ہے۔ فارسی جدید کی تعلیم جس قدر اہم ہوتی جا رہی ہے وہ سب پر روشن ہے۔ اور اسباب سے قطع نظر کرکے ہائی اسکول کے طلبہ کے لئے فارسی جدید کی نثر و نظم سے مانوس ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ آئندہ انٹرمیڈیٹ اور بی۔ اے میں بھی ان کو فارسی جدید کے نصابات پڑھنے پڑتے ہیں۔

لڑکوں کی طبیعتیں بالعموم تنوع پسند ہوتی ہیں اس لئے ان کے لئے کوئی ایسی کتاب جو اپنے اندر رنگا رنگی نہ رکھتی ہو باعث ملال ثابت ہوتی ہے۔ بالخصوص فارسی جدید کی کتاب اس سنہ کہ طلبہ اس دوسرے پرچہ کی داخل نصاب کتاب کو غیر درسی کتا

ہی کی طرح پڑھنا چاہتے ہیں۔ اور اس مقصد کا حصول اسی وقت ممکن ہے جب کہ کتاب ایسے گوناگوں مختصر و دلچسپ انتخابات پر مشتمل ہو جن کی زبان آسان، انداز بیان دلکش اور طرز تحریر سادہ و سلیس ہو۔ انہی امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے اور جو انتخابات اس کتاب میں شامل کئے ہیں وہ سب عصر حاضر کے مشہور اور مستند اہل قلم کی ان دلچسپ تصانیف سے اخذ کئے ہیں۔ جو خصوصیات بالا پر حاوی ہیں۔

نثر میں پانچ انتخابات شامل ہیں۔ پہلے دونوں انتخاب ترجمے ہیں اور باقی تینوں طبع زاد۔

"روایت ہایں لندن" سر آرتھر کانن ڈائل کے سب سے پہلے سراغرسانی ناول کا ترجمہ ہے جسے نواب والا شاہزادہ عبدالحسین میرزا نے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ انتخاب میں وہ حصہ لیا گیا ہے جہاں شرلاک ہومز مسٹر جیفرسن ہاپ کو جو دو قتل کر چکا ہے گرفتار کرتا ہے۔ انتخاب بجائے خود مکمل قصہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

"سیاحت دور ادور کرۂ زمین ہشتاد روزہ" جولیس ورن کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ جو میرزا اعظم آقا محمود تحریزی نے ترجمہ کی ہے۔ کتاب کا ہیرو فلیاس فوگ اپنے نوکر پاسپارٹو کے ہمراہ بمبئی سے کلکتہ تک کا سفر کرتا ہے۔ راستہ میں ایک اور انگریز رفیق سفر بن جاتا ہے۔ الہ آباد کے قریب ریلوے لائن کا سلسلہ منقطع ہے۔ وہاں کے دلچسپ واقعات درج انتخاب ہیں۔ جو خود مستقل داستان کہے جا سکتے ہیں۔

"آقای سیمرغ" میرزا احمد شمی کی ناقابلانہ تصنیف معروف بہ "ایران لشر" سے

ماخوذ ہے۔ اس کتاب کی دو جلدوں میں مصنف نے یورپ وغیرہ کی ممتاز اور مشہور شخصیتوں کے کچھ کارنامے محفوظ کئے ہیں۔ ایک روسی لڑکی کی جرات، غیرت اور جفاکشی کے سبق آموز واقعات اس قصہ سے معلوم ہوتے ہیں۔

"کودک کوہستانی" میر سید علی خان کیمیاگر کی تصنیف ہے۔ جس میں مصنف نے ایک بچہ کا قصہ بیان کرتے ہوئے بتایا ہے کہ کس طرح ایک غیر تربیت یافتہ اور وحشی بچے کو مہذب اور متمدن انسانوں کی جماعت میں شمار ہونے کے قابل بنایا جاسکتا ہے سائیکالوجی اور فزیالوجی کے بہت سے مسائل اس دلچسپ مضمون سے از خود روشن ہو جاتے ہیں۔ ہم نے صرف ضروری اور دلچسپ حصے انتخاب میں شامل کئے ہیں۔

"تاریخ ایران" میرزا رشید یاسمی کی تصنیف ہے جو موصوف نے ایران کے محکمہ تعلیم کے اشارے پر درجات پنجم و ششم کے لئے مرتب کی ہے۔ کتاب کا تعلق اگرچہ تاریخ سے ہے۔ لیکن اس میں زیادہ تر بادشاہوں کے قصے ہی درج ہیں۔ تاکہ طلبہ کی دلچسپی قائم رہے۔ ہم نے جو حصہ منتخب کیا ہے وہ خصوصیت سے زیادہ مفید اور دلچسپ ہے۔

"حصہ نظم" میں دور جدید کے اصلاحی اور قومی رنگ کی سلیس اور آسان نظمیں انتخاب کی گئی ہیں۔ آقائے پور داؤد، ملک الشعرا بہار اور آقائے اشرف رشتی کا عصر حاضر میں ایران کے مایۂ ناز شعرا میں شمار ہے۔ اور ان کی قومی و اصلاحی نظموں کو فارسی جدید میں اعلیٰ مرتبہ حاصل ہے۔ ایک آسان اور دلچسپ نظم علامہ اقبال

کی بھی شامل کی گئی ہے جو موصوف نے عصر حاضر کی ایرانی نظموں کے ہی اسلوب اور ڈھنگ پر کہی ہے۔ چار نظموں کے سامنے بجائے شعراء کے رسائل کا حوالہ دیا ہوا ہے۔ یہ سب غالباً اشرف رشتی کی ہی ہیں۔ لیکن ان رسائل میں ان نظموں کے ساتھ شعراء کے نام درج نہ تھے۔ اور شاعر کا نام یقینی طور پر تحقیق نہ ہو سکا اس لئے رسالہ کا حوالہ دیدیا گیا ہے۔ "لاہوتی کرمانشاہی" بھی غالباً فرضی نام ہے اور یہ نظم اشرف رشتی یا بہار مشہدی کی ہے۔ ممکن ہے کہ "خدا کسے فکر انیست" بھی بجائے اشرف رشتی کے ملک الشعراء بہار مشہدی کی تصنیف ہو۔

جگہ جگہ فٹ نوٹ میں مشکل اور جدید الفاظ کے معنی دیدیے گئے ہیں تاکہ طلبہ کو بیجا زحمت اور دقت نہ ہو۔

محمد طاہر فاروقی

آگرہ
یکم فروری ۱۹۳۵ء

فہرست

نمبر شمار	عنوان	مصنف	صفحہ
		حصۂ نثر	
۱	روایت پلیس لندن	شاہزادہ عبدالحسین میرزا	۱
۲	سیاحت دور دادور کرۂ زمین	سردار محمود طرزی	۲۰
۳	اعجوبۂ سیبریا	میرزا محمد منشی	۴۵
۴	کودک کوہستانی	میر سید علی خاں کیمیاگر	۵۵
۵	تاریخ ایران	مرزا رشید یاسمی	۷۹
		حصۂ نظم	
۶	پارسی باستان	آقائے پور داؤد	۹۷
۷	نوشتہ	ملک الشعرا بہار مشہدی	۹۸
۸	روش دگر	" " "	۹۸
۹	نومید مباش	" " "	۹۹
۱۰	لائے لائے مادرانہ	لاہوتی کرمانشاہی	۱۰۰
۱۱	بہ بہ چہ بجا شد	از مجلہ ایران نو	۱۰۱
۱۲	مشروطہ	آقائے اشرف رشتی	۱۰۳
۱۳	خدائے فکر نیست	از مجلہ صور اسرافیل	۱۰۴
۱۴	تبارک اللہ	از مجلہ نسیم شمال	۱۰۶
۱۵	ویرانہ گشتی وطن	ملک الشعرا بہار مشہدی	۱۰۷
۱۶	نغمۂ ساربان حجاز	علامہ سر اقبال	۱۰۹
۱۷	مرد آں است	از مجلہ نسیم شمال	۱۱۲

روایت پلیس لندن

هنوز کلام گرگسون تمام نشده بود که لستریدِ با پریشانی و اضطراب داخل شد۔ وا و آمده بود که در کار خود با همومز مشورت کند۔ چون گرگسون را دید در حیرت افتاد و ایستاده نمیدانست چه کند بالآخره گفت:

"این حادثه در نهایت غرابت و دور از هر تصوری می باشد"

گرگسون بهیئت شخص ظفرمند فیروز گفت۔

"آیا چنین گمان میکنی۔ من میدانستم که تو بعد از زحمات زیاد این حرف را خواهی زد، پس آیا رفیقت مستر ستانگرسون را پیدا کردی"

۱؎ بحد عجیب ۔ ۲؎ ڈھونڈھ لیا ۔

لسٹریڈ گفت دوستان نوسون امروز در ساعت شش در مهمان خانهٔ (بالدای) کشته شده است۔"

این خبر بر همهٔ ما مثل صاعقه[1] فرود آمد و زبانها از کلام بسته شد۔ و گرگیسون از صندلی[2] خود جسته چیزی را با مشروباتی که بر رویش بود سرازیر[3] کرد۔ و من بعد نظر خود را در او دیدم که لبهای خود را بر روی هم گذاشته چین در ابرو افگنده پس گفت (دوستان نوسون نیز اشکال کار زیاده تر شد)

لسٹریڈ گفت پیش از این هم اشکال این کار برای پریشانی حواس ما کافی بود و اکنون در حیرت و شبهه شدید افتادیم۔

گرگیسون لسٹریڈ را مخاطب ساخته گفت "آیا تو در این خبر یقین داری؟" لسٹریڈ جواب داد که من اکنون از آنجا می آیم۔ و من اول کسی بودم که از این قضیه آگاهی یافتم۔ بوم گفت "پیش از آمدن تو ما مشغول شنیدن کارهای گرگیسون بودیم۔ آیا ممکن است تو نیز هرچه کردهٔ از برای ما صحبت کنی؟"

---

[1] بجلی۔

[2] کرسی

[3] گرا دیا

استرپد گفت: من در نزد شما اقرار میکنم که اول معتقد بودم ستانغرسون
در این کار دستی داشته - و بنا بر این عقیده مشغول تفحص نمودم از او
گردیدم تا محل اقامت او را بدانم و بفهمم بر او چه گذشته - پس با خود
گفتم - این دو نفر را بعضی اشخاص در گارد (یوستین) در ساعت هشت
و نیم شب سیم این ماه دیده اند

و دربیر را در ساعت دو بعد از نصف شب در خانهٔ مسعود کشته یافته اند - این دو در این صورت لازم است که بدانم ستانغرسون در تمام
این چند ساعت در کجا بوده و چه می کرده - و بعد از آن بر او چه گذشته. بعد
تلگرافی به لیورپول زدم - و وضع ستانغرسون را داده و ذکر نموده خواهش
کردم تمامی کشتیها که از آنجا با مریکا حرکت میکنند مراقبت باشند - شاید در
یکی از آنها او را ببینند - و خودم نیز شروع کردم جمیع مهمان خانه ها و خانه های
اجاره را که در نزدیک گار یوستین بود تفحص نمودن - زیرا که در پیش خود

---

۱ ستیشن

۲ یوستن -

۳ تیسری

۴ تلگرافی -

۵ کرایه -

گفتم۔ اگر راست باشد که دربیر و رفیقش از هم جدا شده اند۔ باید بقاعده
ستان عزسون بهمانخانه یا منزلے نزدیک گار رفته باشد۔ زیرا آن شب را
در آنجا خفته و صبح بکار برگردد"

هومز گفت "آیا ممکن نیست که آنها پیش از جدا شدن باهم قرار گذاشته
باشند که در جای معینے جمع شوند۔ لسترید گفت ۱ بلے۔ و من نیز آنهم پنهان
از جاے بجاے میرفتم و از ستان عزسون تفحص میکردم۔ تا بعد از نصف
شب۔ و همچنین صبح زود برخاسته میگردیدم تا در ساعت هشت به مهمان
خانه هالیدای در کوچه ترتر رسیدم۔ و سوال کردم که آیا شخصے
ستان عزسون نام باینجا آمده است۔ جواب دادند بلے۔ و یقیناً تو همان
کسے که در دروازه است ستان عزسون در انتظا ت می باشد۔ گفتم آلان
او در کجاست۔

گفتند در اطاق خودش۔ و انه ناخواسته که در ساعت ۹ از خواب
بیدارش کنیم۔ من خواستم ناگهان برادر داخل شوم باین امید که از دیدن من
مضطرب شده و چیزے بگوید که بتوانم از آن فائده ببرم۔ و بر ضد او تهمت قرار دهیم

---

۱ ادابس باسے۔

۲ لسبا۔

۳ تعزیت۔

پس با خادم مهمان خانه گفتم اطاق او را بمن بنمای. و او آمده اطاق را
بمن نمود. و خواست خودش برگردد که ناگهان چیزے دیدم که بسبب اقدامم
و بدنم بر از آن بلرزه آمد. با وجود اینکه بیست سال است در اداره پلیس
خدمت میکنم. و آن چیز خونے بود که از زیر در اطاق بیرون آمده تا چند
قدم رفته بود. و بعد در یک جا جمع شده حوض کوچکے گردیده بود. من تا آنرا
دیدم خادم را صدا کردم. و او برگشته نزدیک بود از دیدن آن غش نماید
و در نیز از داخل اطاق قفل بود. ما آن را زور داده قوت کردیم تا باز شد
و ما داخل گردیدیم. و پنجره[1] را کشاده یافتیم. دستان غزسون در کنار دیوار
بالباس خواب افتاده بود و اعضایش سرد گردیده. دست و پایش خشک
شده بود. و دلالت داشت که روح او چند ساعت است از بدنش
مفارقت[2] نموده"

"و خادم مهمان خانه در حال او را شناخت و گفت همین شخص است که
ستان غزسون نام دارد. اما سبب مردنش طعنهٔ خنجرے بود در پهلوے
چپش. و عجیب تر از همه کتابتے بود که بر دیوار بالای سرش بود و بدن
من از دیدن آن لرزید و خون بسرعت در عروقم[3] جاری شد. و کتبه که

---

[1] کھڑکی۔ [2] جدائی۔
[3] رگیں۔

شسته بود۔ و بر رو پوش[1] تخت خواب نیز اثر خون که کاردش را پاک
کرده بود"

و چون لستریڈ قاتل را وصف نمود دیدم با آنچه هومز گفته بود مطابق بود من
با و نگاه کردم۔ و در صورتش ابداً دلیلی ندیدم که غرور حاصل کرده باشد۔ و
به این اکتفا نکرده[2] از لستریڈ پرسید۔
"آیا در اطاق چیزی نیافتی که از راه شناختن قاتل مفید باشد"
لستریڈ جواب داد "هیچ وجه۔ در جیبش کیسه پولی بود که مال دربیر بود۔
زیرا که او منشی دربیر بود۔ و اداره مخارجش در دست او بوده و در
این کیسه هشتاد لیره[3] بود۔ من از دیدن آن یقین کردم که مقصود قاتل
دشمنی یا غرض دیگر بوده۔ و الا از این پول نمی گذشت۔ و دیگر در جیبش[4]
کاغذ۔ و نوشته نبود مگر یک تلگراف که از کلیولاند زده بوده و امضا[5]
نداشته۔ و تقریباً تاریخ آن یک ماه می شد۔ و این تلگراف

---

[1] پلنگ پوش۔

[2] قناعت نہ کرکے۔

[3] ایک سکہ

[4] سمجھا تھا۔

[5] دستخط۔ یہاں مراد نام

در آن بود (ج ۰ ۵ ۵ در اردوپا ست)" بوهمز پرسید "آیا چیزی از این چیزی نیافتید؟" جواب داد "چیزی با اهمیت[1] نیافتیم. بر روی تخت خواب کتاب گشاده بود و بر روی میز کاسه آبی بود. دوم پنجره قوطی[2] کوچکی بود که دو عدد حب[3] در آن بود."

بوهمز بمحض شنیدن این کلمه فریاد خوش حالی و ظفر بر آورد و یکدفعه[4] از صندلی[5] خود برخاسته گفت "این حلقه آخری بود و اکنون سلسله مطلب کامل گردید." گریگسون و لستریج نگاهی باز کردند در حالیکه چشمشان پر از دهشت بود. پس بوهمز برگشت و گفت "حالا من آگاهی کامل از تفصیل این جریمه دارم که چگونه واقع شده. از وقت جدا شدن دربیر از ستانگرسون در گار ریل[6] آهن تا وقت پیدا شدن جسد او در مهمان خانه. در نهایت اطمینان را به آگاهی[7] خودم دارم. مثل اینکه

---

۱ ضروری. ۲ ڈبیه

۳ گولی.

۴ اچانک.

۵ کرسی.

۶ ریل.

۷ تحقیقات

خودم حاضر بوده ام و با چشم دیده ام۔ و بزودی برهان[۱] راستی کلام خودم را اثبات می نمایم۔ پس آیا مستر پیتوانی آن قوطی را برائے ما بیاوری؟"
مستر پیر جواب داد که" قوطی همراه من است۔ زیرا که من او را با کیسهٔ پول باتلگراف بر داشتم که نگاه دارم۔ ولے من قوطی را در ضمن چیزہائے دیگر با بے اعتنائی[۲] برداشتم۔ زیرا که او چندان اہمیتے نداشت" ہومز گفت" او را بمن بده" پس قوطی را گرفت و بجانب من ملتفت گردیده گفت" ڈکٹر[۳] آیا این حب از حب ہای معمولی است"
من در آن تامل نموده۔ دو عدد حب کوچک سبک شفاف دیدم که رنگ مروارید صاف بود۔ پس گفتم" گویا این حب ہا در آب زود حل شوند"
ہومز گفت" بلے فوراً در آب حل میشوند۔ حالا پیتوانی بمطبخ رفته آن سگے که مدتے می باشد ناخوش است و از درد می نالد و تو میخواستی او را بکشی بیاوری"
من برخاسته رفتم و سگ را آوردم که بتنگی[۴] نفس میکشید، و علامات

---

[۱] دلیل۔
[۲] بے پروائی۔
[۳] ڈاکٹر
[۴] مشکل سے۔

مرگ بر صورتش پیدا بود، و او را بر زمین گذاشتم۔

هومز گفت یکے از این حب ها را دو نیمه میکنم (و دو نیمه کرد) پس
نصف آن را در قوطی نگاه میدارم[1] و نصف دیگر را در کاسه میگذارم
و تو قدرے آب بر روی آن بریز و چون چنین کردیم آں نصف
حب فوراً در آب حل[2] گردید۔ مسٹر لیڈ گمان کرده بود، هومز او را استهزا
میکند۔ و ازیں فقره مکدر شده بود، گفت شبهه نیست که این اکتشاف
بنهایت مفید می باشد و لیکن من از براے او علاقه بمردن پوسٹ
شان عزمون نمی بینم۔ هومز جواب داد که "صبر کن، صبر داشته باش اے
دوست عزیز من۔ الحال بزودی خواهی دانست که او را چه علاقه باین
مطالب می باشد

واکنون قدرے شیر بحلول این حب اضافه میکنم تا سگ بتواند
آن را بنوشد، و خواهی دید که باکمال رغبت آن را قبول کرده می آشامد"
این گفت و آن محلول را در بشقابے[3] کوچکے ریخته قدرے شیر بر
روی آن ریخت۔ و پیش سگ گذاشت، که فی الفور او را آشامید۔

---

[1] رکھتا ہوں۔

[2] گھلا ہوا۔

[3] رکابی، پیالی۔

اعمال هومز را تا این وقت ما شاهد[1] صدق ادعای[2] او می پنداشتیم
و از این جهت ساکت مانده با نهایت بی صبری منتظر نتیجه و متوقع مردن
سگ بودیم. و مطلقاً اثری ظاهر نشد. بلکه سگ همچنان مثل اول
نفس میزد. و کمتر وسیله از او معلوم نشد. هومز ساعت از جیب خود
در آورده ثانیه ها را و دقیقه ها را می شمرد. و چون وقت گذشت و آنچه
او متوقع بود رخ نداد لب خود را بدندان گزید. و علامات شکست
و نومیدی در او هویدا گردید. و مرا برای او دل بسوخت. و گرگسون و لسترید
از شکست او تبسم میکردند. اما هومز برخاسته در اطاق راه میرفت و میگفت
"ممکن نیست که این همه از روی اتفاق تنها باشد. محال است
محال است. حب هایی که متوقع بودم در کشته شدن دربیر یافته شود در کشته
شدن استانگرسون پیدا شد. و با این حال در سگ اثری نکرد. آیا
چیز معنی آن چه باشد. ممکن نیست که سلسله برهان فاسد باشد. این
محال است. و با این حال سگ هنوز زنده است. آیا تعبیرش چه باشد"
با او را یا فتم پیدا کردم. و در حال حب دومی را گرفته او را نیز دو نیمه کرد

---

[1] گواه.

[2] دعوی.

[3] دانه، حبه.

ویک نیمۂ آں را در آب حل نمود، و مقدارے شیر برای افزوده در پیش سگ گذاشت۔ و سگ اندکے از آں را نخورده بود که اعضایش لرزید و تشنج حاصل نموده مردۂ بے حرکت بزمین افتاد۔

ہومز نفسے براحت بر آورد و عرق از پیشانی خود پاک کرده گفت واجب بود که ایمان من محکم تر از ایں باشد۔ و چوں نتیجہ را با سلسلہ براہین منطقی مناقض[1] دیدیم۔ لازم است که تفسیر دیگرے از برائے او طلب نمائیم و سبب آں را از باب دیگرے تفحص کنیم۔ نہ آنکه بگوئیم برہان فاسد است۔ پس یکے از ایں دو حب قوطی سم قاتل است و دیگرے خالی از ہر مضرے میباشد۔ و واجب بود که من ایں مطلب را پیش از دیدن قوطی بدانم۔ از ایں عبارت آخری ہومز ہمہ رم کردیم و مرا بیم آں شد که او را جنون عارض شده باشد۔ جز اینکه مردن سگ و مقابل ما حجتے آشکار بود بر صحت قول او۔ پس تاریکی که مرا فرو گرفته بود شروع کرد بہ رفع شدن و من اندک اندک حقیقت را می فہمیدم۔

پس ہومز بہ سخن خود باز گشت و گفت شما سخت مدہوش شده اید و امر در کمال غرابت بنظر شما آمد۔ زیرا که نتوانستید در ابتدا ے بحث بدلیل

---

[1] مخالف۔

صادقی که در مقابل شما عرضه[1] شد چنگ زنید[2]. اما من این کار را کردم و چهره
بعد از آن روی دادم را بصحت ادعای اول خودم مطمئن‌تر نمود. یا آنکه
بعبارت دیگر نتیجهٔ منطقی که گزیرے از آن نمی باشد ظاهر گردید. و از این رو
آن چیزے که شما را در حیرت عظیم افگند. و کار را در نزد شما مشکل‌تر و مبهم‌تر
نمود. مرا در روشن‌تر کردن اعتقادم بصحت نتیجهٔ خودم بیشتر شد. از غلطهای
فاحش[3] آنست که انسان در میان غرابت و غامض[4] بودن فرق نگذارد.
زیرا که مختصرترین جرمیه هاے متداول[5] گاہے از ہمه غامض‌تر میشود بجهت
اینکه دلیل تازهٔ مخصوص بما نمی دهد. که در نتیجه گرفتن فائده بخشد. پس اگر
جثهٔ این کشته بر کنار کوچه افتاده بود. و چیزے که باعث هیجان و اضطراب
ما شود با او نبود. یا این حادثه را در منتهای غرابت به نظر نمی آورد. در آن صورت
راه یافتن بشناسائی قاتل از صعب‌ترین کارها بود. اما این امور غریبه خارق عادت[6]

---

[1] پیش ہوئی۔

[2] پکڑو یعنی اختیار کرو۔

[3] بڑی۔

[4] مشکل ہونا۔

[5] معمولی۔

[6] عادت کے خلاف۔

که دزد او بود و او را آشکار می نمود و واقف شدن بر حقیقت آن را سهل
می کرد نه صعب[۱]."

گرگسون این کلام را با نهایت بی صبری می شنید و بزحمت میتوانست
ساکت باشد. و چون هومز را سخن بنهایت رسید هم با او گفتیم
"با مهارت و هوش تو مستر هومز اعتراف داریم. و میدانیم که راههایت تو
غیر از راههای ما می باشد ولیکن اکنون چیزیست که از رای و نصیحت هم
تراست می خواهیم و آن گرفتن قاتل می باشد."

"حق و لسترید هر دو براستی گفتیم و خطای آن ظاهر گردید. در تو
کلامی گفتی که دلالت داشت بر اینکه بیش از آنچه ما میدانیم آگاهی داری
و اکنون وقت آن رسیده که ما ناچار با عبارت صریح از تو سوال می کنیم که
از علم خودت در این قضیه ما را فایده رسانی. آیا میتوانی اسم قاتل را برای ما بگوئی.
لسترید گفت "من نمیتوانم انکار کنم و گرگسون این کلام را براستی گفت
چه ما مکرر تجربه کردیم. و ظفر نیافتیم. و جناب تو مکرر گفتی که تمامی این حادثه
را از روی برهان میدانم پس آیا اطلاع خودت را مخفی میداری یا برای
ما میگوئی؟"
من گفتم "شاید اگر در گرفتن این قاتل تاخیر شود فرصت فرار یابد از ارتکاب جریمه دیگر باید

۱ـ دشوار.

هومز چون اصرار ما را دید اندک نرم شد. ولیکن همچنان
در اطاق راه میرفت و سرش بر روی سینه خم بود با ابروهای پرچین. و
او هر وقت غرق فکر می شد باین حال بود. و عاقبت ناگهان در مقابل ما ایستاده
گفت بد ممکن نیست که قاتل مرتکب جریمهٔ دیگرے بشود. پس از این بابت
مطمئن باشید. و دیگر آنکه شما اسم او را پرسیدید. که آیا من میدانم ــ بلے من
اسم او را میدانم. اما دانستن[1] اسمش در مقابل اینکه بتوانیم او را بگیریم چیز
نیست. و من امیدوارم که بزودی بتوانم او را بگیرم. من وثوق کامل
بشناسائی و تدبیر خودم دارم و براه های مخصوص خودم. جز اینکه این کار
محتاج بحکمت و درایت[2] و بیداری کلی می باشد. زیرا که حریف ما پرزور
و سخت است. و از قرارے که دانسته ام رفیقی نیز مانند خودش در قوت
و مهارت دارد. پس ما و آنهائیکه[3] در دنبال او می باشند ما را
امیدواری بگرفتن او جائز است. ولیکن بمحض اینکه چیزے از این مطلب
بفهمد. اسم و هیأت خودش را تغییر میدهد. و در میان ملیون[4] هاے در این

---

۱ دانشمندی.

۲ هوشیاری.

۳ جنگ

۴ لاکھوں.

پاهای تخت ساکن هستند مخفی بشود. و اگر من بگویم حریف هائی با سابقه
زیرک و مردان پلیس در عقب کردن ایشان ظفرمند نخواهند گردید بمقصودم
اهانت و خواری شما نمی باشد. و بهمین جهت من از شما طلب یاری[1] نموده ام
و اگر نتوانستم کاری از پیش ببرم و دست خالی برگشتم. حاضرم که مسئولیت[2]
و ملامت تمام این حادثه را بر گردن خود بگیرم. ولی اکنون بشما وعده
میدهم که هر وقت به بینم یاری شما برای من ثمری دارد و ضرری ندارد.
فوراً از شما طلب یاری خواهم نمود" گرگیسون و لستریڈ باین وعده اکتفا
نکرده. و همچنین از اشارهٔ او بضعف مردان پلیس خوشحال نشدند.
بلکه غضب نمودند و گرگیسون صورتش سرخ گردید. و لستریڈ چشمش برق
زد[3]. و خواست سخنی بگوید که بزرگ بچه های کوچه که ذکر ایشان گذشت
داخل شد و گفت کالسکه بروم در خانه حاضر است.

هومز گفت "پهلوان خدا ترا حفظ کند." و بعد از دولابچه خود دستبندی[4] از
فولاد بدر آورد که دست اسیر را با آن می بستند. و با لستریڈ گفت

---

[1] امداد۔
[2] الزام۔
[3] چمکنے لگیں۔
[4] ہتکڑی۔

از برای چه این نوع قید را شما بکار می برید. ببین چه محکم است
و چگونه زود تر از برق به چند دست می چسپد. بسترید جواب داد
"هر گاه شخصے که باید قید شود پیدا کنیم همان قید را که در نزد ما هست
کافی است" هومز تبسمی کرده گفت. راست میگوئی - و بعد از آن
بجانب بزرگ بچه ملتفت گردید. و گفت کالسکه چی را بگو بیاید
صندوق را برداشته در کالسکه بگذارد. من از آنچه از رفیق خودم
شنیدم تعجب کردم مثل کسے که میخواهد از شهر برود. و حال آنکه چیزے
از این بابت با من نگفته بود. در حال خم شده از زیر تخت خواب
صندوقچه بیرون آورده با تسمه از چرم مشغول بستن آن گردید. و
در این وقت کالسکه چی داخل شد. هومز باو گفت "مرا کمک
کنید" و بعد از آن نگاهے باو کرده در پهلوی صندوق نشست
کالسکه چی با آرامی پیش آمد و خم گردید و دست خود را دراز کرد. و
فوراً صدای قید را شنیدیم که چسپید. و هومز برخاسته چشمش
برق زد و گفت "مستر جفرسن هوپ قاتل انوخ دربیر و جوزف
استنگرسن را بشما تقدیم میکنم" و این کار چنان با کمال سرعت
گذشت که من چشم خود را تکذیب میکردم. و هنوز آن [illegible] [illegible]

له پیش کرتا ہوں

نیز قید کردیم ۔ زیرا که آنها از فرار ادا ایمن بنودیم ۔ پس ہمہ برخاستیم و از خستگی نفس میزدیم[1]

پس ہومز گفت " اکنون کالسکہ خود تش بردم ورا است دشمن است کہ در ہماں کالسکہ او را بہ ادارۂ امنیہ[2] بریم درحال کہ حقیقت را دریافتیم و مشکل راحل ساختیم ۔ از برائے شما ممکن است کہ ہرچہ بخواہید از من بپرسید ۔ و من از ہمہ چیز شما را با کمال خوش حالی جواب دہم ۔

---

[1] ہانپنے لگے ۔
[2] کوتوالی ۔

فلیپاس فوق فیل را پسندید۔ با صاحب آں بہ کوتاہ
کردنِ کرایۂ آں بگفتگو آغاز نہاد۔ ہندی یک قلم از کرایہ دادن
فیل خود ابا نمود۔ فلیپاس فوق در ہر ساعت[1] دہ پونڈ تکلیف
کرد[2]۔ ہندی قبول نکرد۔ بیست پونڈ۔ باز قبول نکرد۔ چہل پونڈ
باز نے!

ایں مبلغ کم مبلغ نبود۔ یعنی اگر فیل در پانزدہ ساعت بہ الہ آباد
برود بہای صاحب ششصد طلا منفعت میگذارد۔

فلیپاس فوق ہیچ طور و وضعش برہم نخوردہ بکوتاہ کردن فروشِ
فیل آغاز نہاد و بیک دفعہ ہزار طلا خریدار شد۔ ہندی از فروختن
نیز ابا ورزید۔ فلیپاس فوق میخواست کہ در قیمت فیل بیفزاید
ولے سیر فوربادی او را بیک گوشہ کشیدہ گفت۔

پیش از آنکہ در قیمت فیل بیفزائید۔ ہرگاہ یک قدرے تأمل
کنید بہتر خواہد بود۔

فلیپاس۔ بہ تأمل حاجت نیست۔ چونکہ در راہ یک شرط بیست ہزار
طلا ہرگاہ دو برابر ایں قیمت را بخواہد من ہم ہیچم باہم زیاں نکردہ خواہم بود۔

---

۱ طے کرنا ۲ فی گھنٹہ

۳ پیش

فلپاس فوق باز به نزد صاحب فیل آمده اول هزار و دو صد، باز هزار و چهار، باز هزار و هشت صد. نهایت بد و هزار طلا خریدار شد۔

هندی یک لحظه تأمل کرده گفت:
فروختم

فلپاس۔ خریدم۔

پاسپارتو ازین ضرر آقای خود رنگش زرد شده بود۔ سیر فرد مارتی نیز بگرداب حیرت فرو رفته بود۔

داد و ستد تمام شد۔ فلپاس فوق، بانکنوت‌ها را از بکس کشیده به هندی حساب کرد۔ فیل بمال فلپاس فوق گردید۔ حالا تدارک کردن یک رهبر که هم رهنمائی کند و هم فیلبانی باقی ماند۔ یک جوان هندی پیش آمده این خدمت را در عهده گرفت۔ فلپاس فوق او را قبول کرده بخشش بزرگی با وعده نمود۔

هاندم فیل را بمیدان آوردند۔ جوان هندی که به فیلبانی خیلی آشنا بود در حال از ریسمانها و چهارپایه‌ها در دو طرف فیل نشستگاه‌ها ساخت

---

۱۵. بینک نوٹ

از قریهٔ (قوقلیسی) تحویل دو روزه را خریدند - فلیاس فوق بر یک طرف
فیل و سیرقرومارتی بر دیگر طرف سوار شدند .

پاسپارتو در میان بر پشت فیل سوار شد - جوان هندی بر گردن
فیل نشسته ساعت ۹ بود که براه افتادند -

هندی فیلبان نوجوان یک راه کوتاه و بریده را در پیش گرفته
فیل را بسرعت براند فلیاس فوق و سیرقرومارتی چون بفیل سواری
گاهی عادت نکرده بودند از جنبش حرکت فیل خیلی بی‌راحت بودند.

پاسپارتو چون تمام بر پشت فیل نشسته بود جنبش بروی زیاده‌تر
تاثیر میکرد - حتی دو سه بار تا بخواست سخن بگوید زبانش بتاثیر جنبش
فیل در زیر دندانهایش آمده خیلی افگار شد - با وجود این هم از خنده
و بیت خواندن و مسخرگی کردن دائمی ایستاده گاه گاهی از شیرینی
اسی که با خود داشت بخرطوم فیل داده و از گیری انگیزی ! ! گفته با فیل
ملاطفه میکرد -

بعد از دو ساعت که راه رفتند جوان هندی فیل را ایستاده کرده
و بقدر یک ساعت راحت بجوان خرطوم کشان را استراحت داد فیل
از چشمه آبی که در آنجا بود خود را سیر آب کرد و مقداری گیاه خشک را و

سله زنجی -

ترقی نمیکرد. وه کشمکش را سپری نمود. میر قمر و بارنی آنجا استراحت خیلی ممنون شد. چونکه وجودش از جنبش فیل ناآرام شده بود و ما قبل‌ها آن قدر چنان مستریح نی بود که گویا حالا از خوابگاه خود برخاسته است. میر قمر و بارنی به سوی او نظر کرده درمیان لبهای خود آهسته گفت:-

آیا این آدم از آهن ساخته شده است؟

پاسپارتو این سخن او را شنید و گفت:-

بلی - از فولاد!

وقت پیشین بود که رهبر به حرکت اشارت کرد. رهروان سوار شدند. فیل براه افتاد.

زمین هایی که از آن میگذرند خیلی وحشتناک ست. بجای جنگلهای درختهای خرما، بوته‌های خار را قائم کردید. بعد از آن زمین های چول و شوره‌زار پیش آمد که با خرسنگها و سنگلاخهای وحشتناکی پر بود.

۱؎ تبسم.

۲؎ بیابانها -

۳؎ چٹانیں

ودرین جاها که هنوز انگلیسها بخوبی بران تسلط نیافته اند بعضی اقوام وحشیهٔ هندی که در عادات مذهبیهٔ خود خیلی متعصب اند ساکن میباشند اند و در گاه گاهی از این مردمان دیده می شد. که بطرف فیل و فیل سواران بنظر بسیار کین و عداوت میدیدند - رهبر چون این انسانها را تهلکه ناک میدانست اصلا به آنها تقریب نمی نمود -

فکر پاسپارتو را تنها یک چیز مشغول میداشت که آنهم این بود که آیا فلیاس فوق چون به اله آباد برسد این فیل را چه خواهد کرد؟ آیا همراه خود خواهد برد؟ این ممکن نیست؛ چونکه اگر مصارف بردن آن با قیمت خریداری آن یکجا شود بسنگینی فیل یک مبلغ بعمل خواهد آمد! پاسپارتو با فیل خیلی دوستی و محبتی بهم رسانیده؛ آیا اگر فلیاس فوق فیل را به او بدهد، چه خواهد کرد؟ چه میکند؟ هیچ!

بوقت شام بر یک تپه[1] فیلبانان توقف نمودند امروز تمام ده فرسخ مسافه قطع نموده بودند که نیم راه را گویا قطع کرده اند. شب هوا سرد بود بر این تپه یک عمارت[2] شکسته موجود بود. رهبر نوجوان در عمارت مذکور یک آتشی افروخته مسافران بکمال اشتها طعام خوردند

---

[1] ٹیله

[2] ویرانه منزل.

بعد ازاں یک چند کله درمیان آمده در پے آں خورخورهای خواب شان بلند گردید۔

فیلبان در پیش فیل که بیک درختی تکیه زده بخواب رفته بود تا بصبح بیدار مانده نگهبانی نمود۔ در شب هیچ یک حادثه بوقوع نیامد۔ گاه گاه بعضی غرشهای[1] شیر و فریادهای بوزینه ها از دور سکوت شب را خلل می رسانید۔

سیر فرنسیس مانند یک عسکر بیدار مانده و خسته خوابیده بود۔ فلیاس فوگ چنان خوابیده بود که در خانهٔ ساویل روی لندن خود باشد۔ پاسپارتو خوابهای بسیار خوف انگیز دید که در سه بار سپاهی[2] نیز او را پیچش کرده آوازهای خنده شدهٔ مدهشی برمی کشیدند۔

وقتیکه شفق طلوع نمود براه برآمدند۔ رهبر (گائد) امروز بوقت تمام واصل شدن خود را به آله آباد امید میکرد۔ در آخر دامنه های کوه (وندهیا)[3] باز یک قدمی توقف کرده و فیل را راحت داده براه افتادند۔ بوقت ظهر در جنگلی که بسیار درختهای بزرگ در بهم پیوست داشتند۔

---

[1] دھاڑنا

[2] سپاہی۔

[3] بندھیاچل۔

یک قدرے آرام گرفتہ و مسافران طعام خوردہ براہ افتادند۔ بہ الہ آباد ۱۲ فرسخ باقی ماندہ بود۔ تا بہ اینجا بہیچ یک مانعہ تصارف نشدہ بود[1]۔ دریں اثنا فیل آثار رم خوردن و تلاش را گذاشت۔ سپر فروماری پرسید کہ:-

چیست؟

رہبر یک قدرے گوش نہادہ گفت:-

بعضے صداہا می آید اما نمیدانم کہ چیست؟

بعد از کمی صداہا زیادہ شدہ۔ ایں صداہا صدا ئے دہل[2] ہا و شیپور ہا و ہائے ہائے یک جمع غفیرے[3] مشابہت داشت۔

پاسپارتو بکمال وقت گوش بہ آواز بود۔ فلیاس فوق بے آنکہ چیزے بگوید انتظار میباشید۔

رہبر از گردن فیل برخرطومش فرود آمدہ بسوئے جنگل برائے تحقیق کردن بدویدن آغاز نہاد۔ بعد از چند دقیقہ واپس آمد گفت:-

---

[1] پیش نہیں آیا تھا

[2] ڈھول۔

[3] بہت بھیڑ۔

زنان و پسران بسیارے که دہلہا و طبل ہا و دفہا مینواختند موجود بودند
درپے این گروہ بریک عرابۂ بسیار بلندے که با ششش گاو کشیده
میشد، ہیکل مجسمۂ یک بتے که بشکل اژدہا ساختہ شده بود و خیلے
ثقیل المنظر و کریه پیکر می نمود رفتار داشت. گاوہا و خود گاڑی[1] و بت
باسے لیے رنگہا و زینتہا پیراسته شده بود۔ در گردن این بت از
کاہ ہاے خشک انسان، و دستہاے بریدۂ انسان حمائلہا[2] آویخته
شده بود۔

سیر فرو مارقی این بت را شناخته گفت:۔
(قالی نام[3]) آلۂ ہندوہاست که آنرا آلۂ رشق و ضمانت
می شمارند۔

پا سپار تو ۔ رحمتم صبح، آنا (عشق) ہیچگاہ ا
سپهر بجا لی اشارت بسکوت کرد و پا سپار آبرو ما موفق گردید۔

و در اطراف گاڑی این بت بسیارے از فقیرہاے بودند که خود را
بزنجیرہا میزدند، و خونہا از بدن شان می برآمد، رفتار را شستند۔

---

[1] گاڑی۔

[2] ہار۔

[3] کالی کا بت۔

در پے این گروه، یک زن بسیار خوش شکل و شمایلے که لباسهاے بسیار مزین، زیور و زینتهاے مکمل آراسته و پیراسته، و جواهرهای ذی قیمتی بگلو دوستها و سینه اش آویخته، و یک چادر زرتار بسیار نازکے وجود لطیفش را سراپا پوشیده بود بیهوشانه و بیخودانه کم یکچند برهمن خوش لباس او را بزور میکشیدند رفتار داشت ۔

این زن نوجوان بهن و هیچ شباهت بهم نمی رسانید، چونکه مانند اوروپائیان سفید پوست بود۔ در پے این زن یک دسته جوشن پوش که تیغهاے برهنه بدست داشتند میرفت۔ در عقب آنها بر یک تابوت بسیار مزین و مطلا[1] یک نعشے را می بردند که این تابوت بر دوش مردان خوش لباس بزرگ نش بود۔ در اطراف تابوت زنهای با زیور و زینت بسیارے رفتار داشتند۔ در پے این تابوت دسته هاے سازنده ها و در عقب آنها گروه گروه زنان و مردان رسیلے میرفتند ۔

سیر قرو مارتی بکمال تحیر و شگفت به این موکب[2] نظر دوخته از رهبر پرسید آیا این موکب (ستی) شدن نیست ؟

---

[1] شاندار

[2] جلوس

رہبر سر خود را در مقام تصدیق جنبانیدہ اشارت بہ سکوت نمود۔
این موکب براہہا رفتہ رفتہ دور شدند تا آنکہ سراسر از نظر سیاحین
پنہان گردیدند، وصداے شان نیز دور گردید۔

ہنگامے کہ سیر فرو مارتی از رہبر پرسید، فلیاس فوق لفظ (ستی)
را شنیدہ بود لہذا درین وقت از سیر پرسید :-

((ستی)) چہ چیز است ؟

سیر۔ ((ستی)) بہ اصطلاح ہندوہا قربانی انسان را میگویند۔ مثلاً
یک شوہرے چون بمیرد زن او خود را با او یکجا زندہ بسوزاند۔ این
زن سفید پوشے را کہ دیدید فردا بوقت شفق با آن نعشے کہ دیدید
سوختہ می شود۔

پاسپارتو۔ وای! لعنت برچنین خیانت!

فلیاس۔ این نعش کہ بود ؟

سیر۔ گمان می برم کہ نعش کدام راجاے این طرفہاست۔

رہبر۔ یکے راجاے ''بوندلکھنڈ'' است کہ ہنوز در زیر تصرف
انگلیزہا نہ آمدہ است۔

فلیاس۔ این چہ عادت وحشیانہ است؟ آیا این زن

سلہ بندیل کھنڈ کا راجہ

برضاے خود چنان خود را زنده می سوزاند؟

رهبر - دیگر زنها اگرچه خودشان را برضاے خود می سوزانند، ولے وا اسفا که این زن که شما دیدید برضاے خود خود را نمی سوزاند، بلکه بزور می سوزانندش!

فلپاس - از کجا میدانید؟

رهبر - میدانم، چونکه این زن هندو نیست بلکه از جنس طائفه "پارسی" است که من هم از همان طائفه ام، حکایت این زن را بخوبی خبر دارم - نه تنها من بلکه هرکس در "بوندلکهند" ازین حکایت باخبر است.

سپهر - اما چنان معلوم میشد که زن برضاے خود می رفت و هیچ مخالفت نمی کرد.

رهبر - او را بدود افیون و دیگر نشه یات بیهوش کرده اند. ندیدید که برهمنها او را از بازوها گرفته میکشیدند؟

فلپاس - حالا کجا می برندش؟

رهبر - به "پیلاجی" که دو فرسخ ازین جا دور است میبرند. آنجا تا بصبح می مانند بوقت دمیدن شفق میسوزانندش.

پاسپارتو - واے! ملعونها! بخدا خیلے افسوس است که این زن زنده بسوزد!

سپیر۔ خوب، حکایت او را کامل نکردید۔ زن چسان راضی بسوختاندن خود نیست۔

رہبر۔ این زن "آعوڈا"[1] نام دارد و از طائفہ پارسی ست، دختر یکے از سوداگران بسیار توانگر بمبئی بود۔ در مکتبہاے اوروپی در بمبئی تعلیم و تربیت یافتہ است، زبان انگلیزی رابقدرِ یک انگلیزے میداند۔ ہنوز در مکتب بود کہ پدرش وفات یافت، دیگر خویشاوندان او بدون رضاے او دختر را بہ راجاے "بوندلکوند" کہ خیلے پیر و بدمنظر بود تزویج کردند، دختر چون از عادات ہندوہا باخبر بود، یک سال پیش ازین کہ راجا بیمار شدہ بود از بیم سوختاندن فرار کردہ بود۔ وے اقربا و تعلقاتش باز او را گرفتار کردہ واپس براے راجا فرستادند۔ زیرا از مرگ این دختر خویشانش بمیراث بزرگی وارث می شدند۔

بعد ازین حکایہ رہبرِ جوان پارسی فیل را از جنگل برآوردہ پس براہ انداخت۔ وے فلیاس فوق او را بہ توقف امر کردہ بہ سپیر قروارتی گفت ہرگاہ این زن را برہانیم چہ بدی خواہد داشت؟

سپیر۔ چہ؟ رہانیدن این زن ؟!!!

---

[1] جودھا بائی

فلیاس - بلے بقدر دوازده ساعت هنوز از وقت وعدهٔ خود
پیشیم. همین دوازده ساعت را برای رهانیدن این زن فدا می سازم
سیر - آقا شما حقیقتاً مالک رقت قلبیهٔ عظیمے بوده اید مستر فوگ -
فلیاس - بلے سیر اگاه گاہے که وقتش بیاید !

این فکر و تثبت فلیاس فوگ بحقیقت که خیلے جرأت و جسارت
عظیمے می خواست بلکه سراسر غیر ممکن می نمود -

مستر فوگ، به این عزم و اقدام خود حیات خود را به تهلکه
می انداخت، و بازی دادن شرط خود را نیز در زیر نظر می گرفت،
با وجود این همه هیچ تردد نکرد - علی الخصوص که مانند سیر قرومارتی
نیز یک رفیقے با او هم فکر و هم خیال بود. بیاییم بر پاسپارتو !
پاسپارتو از وقتے به این کار حاضر و آماده بود. این فکر و تثبیت
آقندی او برو خیلے گوارا - و پسندیده آمده بود. از این مرحمت قلبیهٔ
آقندی خود یک محبت بے اندازه دربارهٔ او پیدا کرد -

تنها رهبر درمیان بود که آیا او چه می کند؟ سیر قرومارتی از و پرسید که
ترا چه فکر و خیال ست ؟

رهبر - من از طایفهٔ پارسیانم! این زن هم پارسی ست - لهذا مرا هم شما [illegible]

[illegible]

فلیاس۔ آفرین رہبرا

رہبر۔ امّا این را ہم بشما بگوییم کہ اگر گیر آمدیم نہ تنہا اینکہ ما را بکشند عذابہا و اشکنجہ ہاے بسیارے نیز خواہیم دید۔

فلیاس۔ بلے! این معلوم ست۔ تو فیل را بآن طرف بران۔

بعد از نیم ساعت فیلبان فیل را بقدر پنج صد قدم دورتر از معبد دریک بیشہ ایستادہ۔ اگرچہ ازان جا چیزے دیدہ نمیتوانستند۔ ولے صداے ہاہوی آن ارباب تعصب بگوش شان میرسید۔

رفقا از فیل فرو آمدہ براے بدست آوردن زن بیچارہ مذاکرہ و مشاورہ آغاز نہادند۔ معبد "پیلاجی" را کہ زن در ان محبوس ست رہبر بخوبی دیدہ و ہر طرف آن را می شناخت۔ آیا وقتے کہ مردمان بخواب روند بمعبد داخل شدہ خواہند توانست؟ یا آنکہ بشگافتن دیوار مجبور خواہند شد؟ این ست کہ این مسئلہ ہا در وقتے کہ بمعبد برسند معلوم خواہد شد! امّا چیزے کہ لازم و ضروری ست۔ ہمانا پیش از رسیدن صبح رہانیدن زن مظلوم ست۔ زیرا بعد از آنکہ بقتل گاہ برودہ رہانیدن او از قدرت بشر قطعاً خارج ست۔

والحاصل تا بوقت شام ہمین گونہ مذاکرہ ہا بسر آوردند۔ و

بمجردیکه پردهٔ ظلمت شب فروهشته شد بسوی معبد روانه
شدند. دریں اثنا هیاهوی و غلغلهٔ ارباب تعصب کم شده میرفت و
زبان استراحت شان نزدیک می شد. و بسببی که همه آنها
سرخوش افیون نوشی و اسرار کشی که بآن عادت کرده اند هستند.
از آن رو نزدیک شدن معبد را آسان میدانستند.

جوان پارسی دریں جا نیز رهبری را از دست نداده در پیش
روی افتاد. بعد از آنکه تقریباً ده دقیقه راه رفتند به پیش یک جوی
رسیدند. از آنجا بواسطهٔ روشنی شعلهای ارباب تعصب خرمن[۲]
چوبی که درمیدان برای سوختن زن بیچاره روی هم چیده و
نفت را بجا را بران نهاده بودند پدیدار گردید. صد قدم دور ازیں
خرمن چوب معبد دیده می شد.

رهبر بعد از بسیار پست گفت:-

"در پی من بیائید"

بحال احتیاط درمیان ظلمت ها بسوی معبد روان شدند. هر طرف
را سکوت و سکونت فرا گرفته بود. مگر شاخهای درختان که بوزش[۳]

---

۲ انبار

۳ ہوا چلنا

نسیم بحرکت می آمد. سکوت عمومی را خلل میرسانید.

رهبر در پیش یک راه تنگی که بسوے معبد میرفت توقف نمود.
در دور و پیش معبد هندوها زن و مرد و خورد و کلان مانند اشیای
میدان محاربه بروے هم غلطیده بودند. در پیش هر دروازهٔ معبد
دیده بانان و نگهبانان که بیک دست مشعله و بیک دست تیغ
برهنه گرفته بودند دیده می شدند. و ازین معلوم شد که از دروازهٔ
معبد بمعبد داخل شدن ممکن نیست.

رهبر ازانجا پیشتر نرفت. رفقاے خود را واپس کشید. رفقا نیز
این مسئله را درک کرده ازانجا دور شدند. سیر فرو مارلی گفت: —
هنوز نصف شب نشده است. یک قدرے صبر کنیم بلکه دیده بانها بخواب بروند.

رهبر — بلکه!

بنابرین فلیاس فوق و دیگر رفقایش در زیر یک درخت بزرگے نشسته منتظر ماندند.
بحقیقت این انتظار بر رفقا خیلے سخت میگذشت. رهبر هر لمحه
از پیش رفقا برخواسته بسوے معبد میرفت، وچون میدید که پاسبانان
بیدار و هوشیار اند واپس می آمد. تا بنیم شب همین صورت انتظار
کشیدند. باز هم غفلت پاسبانان بوقوع نیامد. دانستند که انتظار

---

[۱] شاید

کشیدن غفلت پاسبانان بیجاست. بنابرین دیگر چاره باید اندیشید.
برین قرار دادند که از یک طرف دیوار معبد رخنهٔ باز کرده بمعبد درآیند
امّا این هم مورد شبهه بود که آیا برهمنها در درون معبد نیز بهمین
بیداری و هوشیاری خواهند بود یا نه. یک قدرے مشاوره کردند
بعد ازان باتفاق همگی بسوی دیوار معبد که تنها بسوی پاسبان بود
حرکت نمودند. نیم ساعت از نیم شب گذشته بود که بی آنکه کسی
ایشان را ببیند بدیوار معبد رسیدند. اگرچه درین طرف معبد هیچ
کسی نبود و پاسبانی نداشت ولی هیچ پنجره و دروازه و روزنهٔ نیز پیدا نبود.
شب خیلی تاریک بود. کرهٔ قمر چون در آخر ماه بود در نزدیک افق
از میان ابرها گاه گاهی بصورت بسیار کم رنگی عرض دیدار نموده بغروب
رخ نهاده بود. بزرگی درختان جنگل نیز تاریکی را افزون تر می نمود.
حالا در زیر دیوار یک سوراخی کشادن لازم بود و برای اجرای
این کار در پیش هیچ یکی از سپاهیها بجز یک یک کارد خنجر مانند دیگر
اسباب و آلاتی موجود نبود. جای شکر است که دیوار معبد از گل و
خشت ساخته شده بود. اندازه شگافتن آن خیلی مشکلات نداشت.
یک خشت چون کنده می شد دو سه خشت دیگر خود بخود می غلطید.
پاسپارتو و جوان پارسی کوشش میورزیدند که بقدر گذشتن

یک شخص یک سوراخے بگشایند۔

کار خوب پیش رفته بود و نزدیک شده بود که سوراخ باز شود
که بناگهان اندرون معبد یک آوازے برآمد، و به آن آوازے
آوازهاے دیگر مقابله شود۔

پاسپارتو و پارسی دست از کار برداشتند۔ آیا از سوراخ کردن دیوار
معبد مردمان داخل معبد آگاه شدند؟ یا آنکه دیگر حادثه پیش آمد؟
بهرحال احتیاط لازم ست، و از انجا دور شدن لابد۔ ابنا برین
دزدان رهائی دهندهٔ جان از پیش دیوار دوری جستند، و باز در زیر
درختان آمده پنهان گشتند۔ مقصد شان این بود که ببینند چه میشود،
هرگاه این صداها از دیگر چیزے باشد که باز بکار آغاز کنند۔

اما دیدند که پاسبانان و برهمنان با مشعلها این طرف دیوار نیز
آمدند، و بنای تفتیش و تجسس را نهادند۔ پس تأسف و حسرتے
که ازین رهگذر به ایشان حاصل آمد قابل تصویر و تعریف نیست،
چونکه از داخل شدن معبد سراسر ناامید شدند، و رهائی دادن زن
بیچاره بعید الاحتمال گردید۔ آیا بیچاره را چسان رهائی خواهند داد؟
سر قرومارتی از غیرت بسیار ناخنهاے خود را میخچید، پاسپارتو از
غضب بسیار به تهور آمده بود، ورهبر او را تسلی میداد۔ فلیاس فوق

بے آنکہ حال درونی خود را ظاہر کند بکمال سکوت و برودت ایستادہ بود۔ سیر قروہارتی گفت :۔

ہر انقدر سعی و کوشش انسانیت پرورانہ کہ لازم بود، بجا آوردیم۔ حاصل نشدن کامیابی بوظیفۂ انسانیت ما خلل نمی رساند۔ پس بجز رفتن دگر کارے برائے ما باقی نماند۔

فلپاس۔ نے، ہنوز نہ دیم۔ صبر کنیم۔ بلکہ این فرصتے کہ حالا فوت شد در دقیقۂ آخریں بدست آید!

سیر۔ امّا چہ امید می کنید؟ بعد از دو ساعت آفتاب می بر آید۔

سیر قروہارتی میخواست کہ مقصد فلپاس فوق را از چشمانش بفہمد۔ آیا ایں انگلیز خون سرد، برچہ چیز قرار دادہ است، و ہنوز چہ امید می پروراند؟ از چشمہائے فلپاس یک شعلۂ وحشتناکے لمعہ سیزد۔ آیا چہ فکر می کند؟

اگر ایں تصور را داشتہ باشد کہ در وقت اجرائے جنایت[1] یعنی در وقتیکہ زن مظلوم را برائے سوختن می برند، بر جلادہا ہجوم بردہ زن را برہاند۔ ایں فکر و تصور او را بجز جنون محض بر دگر چہ چیز حمل نمایم!

بہر صورت رہبر پارسی رفقائے خود را در انجا نگذاشت، باز پس

[1] گناہ، جرم

بجائیکہ اول در آنجا بودند ببرد۔ چونکہ از انجا بے آنکہ کسے ایشان را ببیند۔ ایشان ہمہ حرکات موکب را بخوبی دیدہ می توانستند۔

پاسپارتو در ہمانجائیکہ بود بر یک شاخ درختے تکیہ زدہ یک فکر و تصور بسیار عجیبے بسرمی پرورانید، و مبہوت در دریاے اندیشہ رفتہ بود یکبارہ خود بخود گفت کہ: "این چہ فکر دیوانگی؟" باز بہ اندیشہ فرو رفت۔ باز خود بخود گفت: "چرا نشود؟" این را گفتہ و حتی از رفتن رفقاے خود نیز آگاہ نشدہ، از درختے کہ بر آن تکیہ زدہ بود جدا شدہ در میان علفہا[1] و نے[2] ہا غوطہ خوردہ پنہان گردید۔

ساعتہا مرور نمود۔ ضیاے خفیفے کہ در افق پدیدار آمد رسیدن وقت را خبر داد۔ در میان مردمانے کہ ہمچون مردگان افتادہ بودند یک حرکتے بظہور آمد۔ طبلہا و دہلہا بنواختن آغاز نہاد۔ بیست نوایہا ہای ہوہا، فریادہا، فغانہا از ہر طرف بلند گردید۔ مگر ساعت فدا کردن زن مظلوم بیچارہ نزدیک شد۔

دروازہ ہاے معبد باز گردید۔ روشنی داخل معبد دیدہ شد۔ زن مظلومہ را دیدند کہ دو برہمن از بازوہایش گرفتہ از معبد بروں

---

[1] گھاس

[2] نرکل

برآوردند ۔ بیچارہ از دود افیون بیہوش بود۔ باوجود آں ہم بیک
قوت غیر اختیاری خود را از دست ظالماں رہانیدن بخواست۔
دل سیر فرو ماری بطپیدن آغاز نہاد۔ بیک حرکت غیر اختیاری دست
فلیاس فوق را فشردن گرفت ۔ دید کہ بدست خود فلیاس فوق یک
خنجرہ برہنہ گرفتہ است۔ دریں اثنا مردان بیکسو شدند۔ زن پریچہرۂ
نوجواں را برہمنہاے ظالماں از میان مردمان گذرانید ۔

بعد از دہ دقیقہ بنزد خرمن چوبہائیکہ از صندل وعود وغیرہ خرمن
شدہ بود رسیدہ توقف نمودند ۔ برہمنہا از طرف بدعاخوانیہاے
خود آغاز، و سازہا و سرودہا و طبلہا و مزمارہا بشدت خواختن و
سازگردیدند ۔

زن بیچارہ را کہ سراسر از خود گذشتہ بود، سہ چہار نفرہ بر خرمن
چوب بالا برآوردند، و در پہلوے نعش شوہرش بخوابانیدند۔ یک
مشعلے را بیک گوشہ خرمن کہ با روغنہاے مشتعل[۱] چرب شدہ
بود، نزدیک کردند۔ چوبہا در حال بشعلہ وری آغاز نہاد۔

فلیاس فوق بشدت تمام با خنجرے کہ بدست داشت بسوے
خرمن دویدن گرفت، ولے ہنوز بخرمن نارسیدہ، یک منظرۂ بسیار

---

۱ بھڑک اٹھنے والا ۔

خارق العاده او را بر جایش توقف داد، صداهای پرخوف وحشیتی از مردمان بلند گردید. و همه مردمان و جمله برهمنان بسجده افتادند۔

مگر راجانیکه، و بر خرمن چوب افتاده بود دفعتاً ببیک خارقه[۲] (قالی) نام آلنه هند دوباره زنده شده برپا خواست۔ و نزد وجه خود را بدو دست خود گرفته از سرخود بالا برآورد، ویک صدای مهیبی برکشید. جمله مردمان موکب "قالی قالی!!" گفته سر بسجده نهادند۔ نعش نکو رزن را بدوش انداخته از میان دودها، وآتشها از خرمن فرو آمده ودر حالیکه فقیرها، وکاهنها، و برهمنها بسجده بودند از میان آنها گذر کرده بدویدن آغاز نهادند تا بجائیکه سیاحین توقف داشتند رسیده فلیاس فوق وسیر فرنسیس بجمال حیرت این منظره خارق العاده را تماشا میکردند۔ جوان پارسی را لرزه گرفته بود۔ پاسپارتو که میداند که چه حال دارد و چه میکند!!

دفعتاً همین کلمه شنیده شد که:

"چابک بگریزیم! بگریزیم!!"

گوینده این سخن مگر پاسپارتو بود!

برهمنیه که پاسپارتو چه اندیشیده بود، وچه جرأت بکار برده بود!

---

[۱] خلاف عادت۔ [۲] کرامت۔

پاسپارتو از پیش درختے کہ بران تکیہ زدہ، وراے میز۔ درمیان علفہا و نے ہا آہستہ آہستہ تا بخرمن چوب خود را رسانیدہ است، وبہ احتیاط تمام برخرمن بالا برآمدہ لباسہاے راجا را بر سر لباسہاے خود در بر کردہ است۔ و گویا خود او راجا بودہ زن خود را در آغوش کشیدہ و بہ این صورت تا بہ نزد رفقاے خود آمدہ است۔ بعد ازین کار بجز اینکہ خود را بقیل رسانیدن، و فرار نمودن دگر کارے باقی نماندہ است۔ اگرچہ بعد از فرار کردن آنہا این حیلہ از طرف برہمنہا مکشوف گردید[1]، و برحقیقت مسئلہ آگاہ شدہ عقب گیسہ ی فراریہا را کردند، ولے از گلولہ[2] ہاے برہمنہا کہ در پے آنہا می انداختند بجز اینکہ یک گلولہ کلاہ فلیاس فوق را سوراخ نمودہ درگذاشت۔ دیگر ہیچ ضررے بفراریہا و ہیچ شخصے بہ ہمنہا نرسید۔

---

[1] ظاہر ہو گیا۔

[2] گولیاں۔

اعجوبهٔ سیبریا

سیبریا یکی از ممالک روس و خیلی سرد و بد هواست. بطوری
که دولت روس آنرا مجلس مخصوص ساخته و هر کس بجنایات سیاسی
یا ملکی مقصر شده باد انجا میفرستند. که در آن سرمای سخت و هوای
مهلک گرفتار مانده در معاون کار کنند. مشقت و زحمتی که بدان
بیچارگان میرسد بیش از آنست که بتحریر و تقریر آید. و غالب ایشان
بجز دیکه دو ماه در آنجا مانند از فرط زحمت و مشقت این جهان
فانی را وداع میگویند. مظالم و تعدیاتیکه بر محبوسین بیچاره وارد

سلے قصد دارد

نشانه جرم

میشود. باندازهٔ است که در مملکت روسیه فقط اسم سیبریا ثانی[۱] جهنم در
سائر ممالک می باشد و ندرةً واقع میشود که کسی از محبوسین بتوانند
خودش را از ان جهنم ثانی مستخلص بسازد. زیرا که غالب سال
تمام راه ها از برف مسدود و منقطع میشود. و مواظبت[۲] و مراقبت[۳] مامورین
بدرجهٔ است که وسیلهٔ نجات محبوسین فقط منحصر بمرگ است.
و غیر از آن کسی بفریاد آنها نمی رسد. و گره از کار فروبستهٔ آنان
نمی گشاید. هزاران نفوس محترمه بدین طور رهسپار وادی عدم گردیده
اند. هر ساله چندین هزار نفر بدان مملکت پر مهلکت نفی[۴] شده از
فرط گرسنگی و سرما با امراض مختلفه مبتلا گردیده آخر الامر بدیار دیگر
میروند. فضای آن خطه مشحون[۵] از نفوس آنهائیست که بتقصیرات
سیاسی متهم گردیده از خانواده و وطن خود مهجور و در آنها ساکن
مجبور شده اند.

۱؎ قائم مقام۔

۲؎ حفاظت۔

۳؎ نگرانی۔

۴؎ جلا وطن ہو کر۔

۵؎ یعنی بھرا ہوا۔

یکے از نجیب زادگان روس موسوم به دپراسکوی لاپولوف(۱)
صاحب نسب عالی بود - واو اخر قرن اخیر در جنگ روس و عثمانی
مردانگی بخرج داده - وے چندے بعد ازآں دپرا متہم ساختند کہ
برخلاف دولت مرتکب جنایت شده - و بدون اینکہ مجالش دہند
کہ برائت ذمہ خود را اثابت نماید - محکومش ساختند - کہ بہ سیبریا
نفی شود - و ہر قدر استرحام داشتند نا نمود - بجاے نرسید - لاپولوف
و زن و دختر او را کہ طفلے کوچک بود بدان مملکت پر وحشت
و بد ہوا فرستادند - و فقط غذاے محبوسین باو میدادند - بیچاره
دید کہ ایں مملکت ثانی جہنم و ثانی اثنین دوزخ است - و زمین
آنجا تا مدت زیاده از برف پوشیده میشود - و در حقیقت اہالی
آں زنده بگور یا مرده بیروں از گور ہستند - در فصل تابستان کہ
چندان طول نمی کشد قدرے در مزرعہ کار داشتند - و دخترشان
باکمال بشاشت در آں کار مشارکت می نمود - و خیلے خوش وقت بود
کہ احتیاجات خانواده را تا اندازهٔ رفع نماید - و در حصول راحت
والدین بذل مجهود کند - پراسکوی نیز چوں عجز از اں ترتیب نمیدانست

---

۱ [illegible]

۲ [illegible]

خودش را بدان حالت معتاد ساخت و قانع بود۔ اگرچہ دخترش
بمیدانست کہ سبب این بدبختی دائمی پدر وعلت اندوہ وتشویش مادر
چیست۔ معہذا تا اندازۂ کہ میتوانست سا عی بود ہر دو را تسلّی دہد
و موجب مسرت شان شود۔ فقط وقتیکہ بسّن پانزدہ سالگی رسید
ملتفت شد کہ پدرش نفی شدہ مقصر دولت است۔ روزے نفتۃً[1]
از کار خود مراجعت کردہ دید پدرش در کمال اندوہ و حزن نشستہ۔
زیرا کہ عریضۂ استرحامی با مپیر[2] اطور نوشتہ و قبول نشدہ بود۔ لہٰذا فوراً
مصمم گردید کہ خودش بپیٹرزبورغ[3] برود۔ وشخصاً[4] استخلاص پدر را
بخواہد۔ اگر این عزم را بوالدین خود میگفت در نظر شان خیلے خطرناک
و بے ثمرہ جلوہ میکرد۔ وے ابداً یکے ابراز ننمود۔ و بعضے روز ہا
در جنگل نشستہ از خداوند استعانت می جست کہ عزم خود را بوالدین
بگوید و سپس از عہدۂ اجرایش برآید۔ اشکالات و موانع را بجزئی

---

[1] اچانک۔

[2] امپیرر۔ شاہنشاہ۔

[3] پیٹرزبرگ۔

[4] بذات خود

[5] ظاہر کرنا۔

میدانست زیراکه پطرزبورغ تا سیبریا صدها میل مسافت داشت
وگذشته از آں والدینش باندازه تنگدست بودند که نمی توانستند
باجرا این خیال مددے نمایند. و برفرض هم که متمول بودند در جنگلهای
سیبریا هیچ وسائط مسافرت موجود نبود. و مسافر بایستی آں راه دراز
را فقط پیاده طے نماید. بدون اینکه از خیال آں همه عوائق[1] مرعوب
وخائف شود. نقشه عزم خود را بوالدین اظهار کرده استدعا نمود
قبول نمائید. ولے ایشاں بطورے آں ترتیب را تلاقی نمودند که از
هر جهت نزدیک بود دخترشان از این خیال منصرف شود. و او حرف
او را فقط مایۂ مضحکه و مسخره پنداشتند. ولے بعد از آں که دیدند در
عزم خود ثابت است. پدرش دراں خصوص با وے محاجه[2] کرده امر
نمود که دیگر این ترتیب را اظهار ندارد. تا مدت سه سال دختر در
تحصیل اجازه اقدامے نکرد. و در ظرف آں مدت مادرش بمرضے
شدید مبتلا گشت. و بتأنی[3] شفا یافت. وقتیکه دختر به پرستاری[4] مادر

---

[1] مصائب -

[2] مباحثہ کرنا -

[3] دیر میں -

[4] تیمارداری -

مبادرت می نمود۔ بخوبی آموخت کہ چگونہ زحمت کشد وصبوری پیشہ
نماید۔ وبالآخرہ بعد از آنکہ نزدیک بود صحت وتوانش از فرط
یاس اختلال بپاید۔ والدینش برفتن وے صحہ[1] نہادند۔ ولے باکمال
اندوہ وحزن این مطلب را قبول نمودند۔ وہیچ احساس میکردند کہ
دیگر دختر را نخواہند دید۔ باوجود این ہمہ موانع براہ افتاد، وبمسافرتے
آغاز نمود کہ ہیچ زنے بداں مبادرت نکردہ بود۔ در طوفان وسرمای
زیاد حرکت نمود بطورے بدبختی[2] داشت۔ کہ پاہایش آبلہ زدہ و
نتوانست بیشتر حرکت نماید۔ دہقانے اورا دیدہ برحال زارش
ترحم آوردہ وے را بخانہ برد۔ بعد از چندے توانست کہ باز
بمسافرت پرواز دوے زود بعد از آن زمستان آغاز نمودہ اورا
مجبور ساخت۔ کہ ہر جائیکہ مردم بیگانگان پناہش دہند مسکن گزیند۔
نزدیک بود کہ امیدش بنومیدی مبدل شدہ وسودای آن کار از
سرش بیرون رود کہ برحسب اتفاق در شہر دکا تریتی بورگ[3] با
خانمی رؤف ومہربان دوچار گشتہ۔ واو چناں از سرگذشت وے

---

[1] اجازت دی۔

[2] اٹھائی۔

[3] جگہ کا نام

متاثر گردید. که در جهازے که به نیجوٹی[1] میرفت محلے جهت وے مرتب
کرده با و سفارش نامه باسم کسے که در دربار نفوذ[2] داشت عنایت
نمود. در این مسافرت طوفانے در رود[3] خانه رخ داده نزدیک بود
دختر بیچاره را بهلاکت برساند. امید وے و والدینش را مبدل
بیاس نماید. کشتی ایشان واژگون گردید. واگرچه او از مخاطرهٔ غرق
شدن نجات یافت ولے از شدت سرمای سختی با دعارض گشت.
همین که به نیجوٹی رسیدند او را بصومعه بردند و از حسن مواظبت راهبات
شفا و صحت یافت. و وقتیکه میخواست از آنجا روانه شود رئیس
راهبات وجهے باو داد که در سورتمه[4] مخصوصے مسافرت نماید. بدین طور
هیجده ماه تمام گذشت. وآن وقت بپطرزبورغ رسیده شاید
گردد که کارش بے نهایت مشکل وحل مشکلش غیر متحمل[5] می باشد.

---

[1] جگه کا نام۔
[2] رسوخ۔
[3] سمندر
[4] برف پر چلنے والی گاڑی۔
[5] مشکوک

چندیں روز در خارج مجلس شاه[1] نشسته. زه امیدوار بود کسے ببیند که بحالش ترحم بود و در حصول باموش مدد و مساعدت فرماید. و سے افسوس که مرادش بر نیامد و بعضے فقط بحقارت و شناعت بر او نگریسته. برخے در حق او تمسخر[2] و مضحکه[3] رفتار میکردند. و آنها یکه از دیگران رؤف تر بودند فقط قلیلی وجہے باو میدادند. تا مدتے مدید افق امیدش بے تیره و تاریک بود و بیچاره در آں سواد اعظم بمدت پنج فقر و فاقه مبتلا و بیاس و حرمان آشنا ماند. بالاخره فرصتے بدست آورده سفارش نامه خانم را بصاحبش رسانید. ایں مطلب کار وی را دگرگوں ساخت و آثار توفیق ظاهر گردید. سرگذشت وے چناں باعث تأثر بود که بعد از مدت مدیدے بحضور مادرشاه مشرف گردید. و با نهایت سادگی بدون هیچ ترس و خوفے حکایت خود را چنیں بیان نمود که تمنا دارد پدرش را عفو نماید. بلکه مجازات وی را بچیز دیگر مبدل فرماید. علیا حضرت از آں واقعه متأثر گردیده وعده داد که نزد پسرش در حق آنها وساطت فرماید. و زود بعد از آں دختر بحضور امپراطور روس

---

[1] دربار شاهی - دارالامراء.

[2] مذاق.

[3] مزاح.

دپال اول) شرفیاب گردیده عرض حال خود را شفاهاً[1] بخدمت آن
اعلیحضرت اظهار نمود۔ نتیجه این ملاقات همین شد که امپراطور معظم پدر
دے را آزاد و مطلق العنان[2] ساخته اموال او را نیز مسترد داشت
و چون بخواست در بارهٔ دختر مرحمتے مخصوص فرماید و از دلبستگی وی
نسبت بوالدین تمجید و تحسین نماید۔ اجازت[3] نمود که دو نفر شخص[?] دیگر را
هم با پدرش بیاورند۔ و آنها را نیز مرخص سازند۔ وقتیکه این فرمان
شاہانه بسیبریا رسید همهٔ مردم نهایت مسرور گردیده بیپایان[?] اندازه
در شگفت بودند۔ دختر از والدین خود خواهش کرد که در صومعهٔ بنجوی[?] او
را ملاقات کنند۔ و مصمم شد بقیهٔ عمر را در آنجا بگذراند و بخیال خودش
بهترین شکرانه که از جهت آن نعمت ادا نماید همان بود که رهبانیت[4]
را اختیار کند۔ اگرچه دریغ بود که چنین نامے پرشور[5] دل بخودی خود از دنیا
انقطاع ورزد و بیش از آن باینا[?] نوع خود کمکی[?] نماید۔ ولے دراین[?]

---

[1] خود اپنے منہ سے

[2] اختیار۔

[3] جلا وطن۔

[4] ترک دنیا کرکے نن بن جانا۔

[5] پرجوش یا باہمت۔

کارتیز مثل سائر مواد ثابت قدم بود. بعد از هشت روز والدینش
از دست جدا شدند. و او چندان زیست نکرده بتاریخ ۸ دسمبر
سنہ ۱۸۸۴ء مطابق سنہ ۱۳۰۲ ہجری این جهان فانی را وداع نمود. ولے
از شجاعت حقیقی چنان اسمے از خود بیادگار نهاده که هیچ وقت
فراموش نخواهد شد۔

کودک کوهستانی

چیزے که موضوع بحث ما است کودکے است که در فرانسه درکوه یافته و بدکتور (ایتارد) تسلیم نموده اند که او را تابع قوانین و تجربه هاے ترتیبی بدارد۔

بنده در اینجا قدرے از تدقیقاتے که در باره او شده است ذکر می نمایم تا ببینید که بواسطه ممارست و تمرین[1] چه گونه حواس وذکاء نمو یافته منتبه می شود۔

عمر این کودک تقریباً یازده یا دوازده سال می شد۔ و همیشه در جنگل در فرانسه زندگانی می کرد۔ سه نفر از صیادها ے که

---

[1] مشق

در جنگل رفته بودند و او را دیده تعقیب[1] نمودند. بالاخره در بین این
که می خواست از دست این اشخاص فرار نموده به درختے بالا برود
دستگیر شده و او را در یک برجے که در آن نزدیکی ها بود بردند۔
این بچه بعد از یک هفته دیگر دوباره بکوه ها فرار نموده و در سخت ترین
سرمای روز های زمستان بر سر کوه های بسیار خطرناک می گذرانید
و شبها را در جا های خلوت پنهان می شد. ولے روز ها قدرے
نزدیک ده ها می شد. بعد از انها مدت های زیاد باین اشکال
زندگانی می کرد روزے از روز ها بمیل خودش داخل یک خانه می شود

بعد از این کودک یک دو روزے در این خانه مهمان می
ماند ابتدا او را به دار العجزه سنت افریپ و سپس به روز نقل
می نمایند. و مدت زیادے در آن جا می ماند۔ این کودک در تمام
جا ها از مردم گریزان و همیشه متحرک و بیتاب و حاضر از برای فرار بود.
یک وزیرے که حامی فنون بود فکر نمود براین که عالم فن می تواند
از این کودک استفاده نماید، و امر نمود تا کودک را پاریس

---

[1] پیچھا کیا۔
[2] پکڑا گیا۔
[3] گاؤں۔

بفرستند، لذا در آواخر سال ہشتم انقلاب او را بپاریس بردند احوال این کودک را ذکر نمائیم۔

چرک[1]، مستکره و ہمیشہ در حرکت وخود را تکان میداد۔ اگر کسے بخلاف میل او حرکت می کرد او را دندان گرفتہ لکد و پنجہ می زد۔ وہیچ علاقہ ومحبتے نسبت باشخاصے کہ باو خدمت می نمودند پیدا نمی نمود۔ و نسبت بہیچ چیزے الفت نداشت۔ بیشتر حواس وحس او باطل و عاطل[2] ماندہ بود۔ از گوش کرد از زبان لال بود لذا او را بمؤسسہ[3] ہاے کہ بجہت تربیت اطفال کرولال ترتیب دادہ شدہ بود بردند۔

قبل از انکہ شکل و طرز مساعی در بارہ او را ذکر نمائیم تنہاے آں کودک را بیان خواہیم نمود۔

برحسب راپورتیکہ پاپز درخصوص این طفل میدہد می نویسد۔ برانیکہ حواس این کودک آں قدر عاطل و بیکار ماندہ۔ کہ بعضے از حیوانات اہلیہ[4] از او متحسس تر و با ہوش تر بودند۔

---

[1] میلا۔ [2] بیکار۔

[3] تعلیم گاہ

[4] پالتو جانور۔

نگاہ ہایش بے معنی و ہمیشہ نظرش را از چیزے بچیز دیگرے می انداخت۔ صدایش بسیار خفہ و گرفتہ بود۔ بہتر و خوش ترین بوا با بدتر و کریہہ ترین رایحہ ہا در نظر او یکساں بود۔

ایں طفل نسبت باحتیاجات خود وقت و اعتنائی نداشت سایر ملکاتش[1] بسیار محدود بود۔ مثلاً دری کہ بستہ بود نمی توانست باز نماید و اگر خوراکش درجاے بود کہ دستش باو نمی رسید، نمی توانست یک صندلی در زیر پاے خود گذاردہ آں راپر دارد مقصد خود را دلو[2] باشارہ باشد نمی فہماند۔

و بدون ہیچ سبب از حالت حزن و اندوہ زیادے کہ در او نمایاں می شد مشغول خندہ و قہقہہ دار می شد۔ و دارائے ہیچ گونہ حسیات اخلاقیہ بنود۔ فقط گرسنگی را می توانست فرق و تمیز بدہد۔ تمام خوش حالی و سرورش بود کہ ذ انقہ اش مشغول فعالیت[3] می شد۔ جز چند فکر پراگندہ دیگر دارائے افکار سلسلے بنود کہ بتواند رفع احتیاجات خود را بنماید۔ دارائے یک زندگانی حیوانی صرفے بود۔

---

[1] قوتیں۔

[2] اگرچہ۔

[3] کام کرنے میں۔

زپتیل) چنیں گماں می کرد کہ ممکن نیست این کودک را تربیت نمودو فن در مقابل تربیت این حیوان عاجز است ۔

سیمہ ایتارد امید قطعی داشت کہ ممکن است این طفل را تربیت نمودہ و می گفت : برانیکہ این طفل را از خردی در جنگل گذاردہ اند۔ و مدت زیادی یکہ و تنہا ماندہ است ۔ در وقتے کہ او را بپاریس نقل نمودند دارائے یک زندگانی بسیار پستی بیش بنود۔ و چیزہائے را کہ گروہ مردم دوست داشتہ استعمال می نمودند از قبیل لباسہا، ونشستن در خانہ ہا و خوردن خوراکہا او ہیچ دوست نداشت ۔ نسبت بہ تمام این احتیاجات و تمایلات[1] کہ ما داریم او لاقید صرف بود۔ حرص زیادی بدرون داشت ۔ گاہے با سخت ترین مراقبتے کہ دربارہ او می شد فرار می نمود۔ چون او را کفش پوشانیدہ بودند قدرے آہستہ تر از اول و لے بیک شکل مخصوصی راہ میرفت و قدمہایش مساوی باہم بنود ۔

دہر چیزے کہ بدستش میرسید فوراً آن را می بوئید و ببوئیدا احتمال کلی دارد کہ در این مدت گیاہ خوار بودہ است ، در یکے از روزہا یک مرغ مردہ را باو دادند ۔ فوراً پرہای

---

[1] خواہشات

آں را کندہ و شکمش را با ناخنہاے خویش دریدہ و آں را
بوئید و سپس دور انداخت۔
در جاہای مختلف بدنش بیست و سہ زخم یافتہ می شد کہ
از مشاہدہ آں معلوم می شود ممکن نیست انسان را با حیوانات
مقابلہ نماید۔
نخستیں روزہاے کہ کودک را در جمعیت بشری آوردند جز
بلوط و سیب زمینی و بلوط جنگلی چیز دیگرے نمی خورد۔ دارا ے
ہیچ صداے نبود۔ و وقت خواب میل نداشت کہ در رخت خواب
بخواہد۔ و وقتے کہ او را دستگیر نمودند لخت و عور بود۔
در ایں دوازدہ سال کہ عمر نمودہ بود ہفت سالش را بدیں
شکل بر سر کوہ ہا بیگذرانید۔ چنیں گماں می رفت کہ در چہار
پنج سالگی ایں طفل را در جنگل گذاردہ رفتہ اند۔ و نظر بعلامت
گا۔ دے کہ در گردن او یافت می شد گویا او را در جنگل آوردہ
و بعد از اینکہ سرش را بریدند بگمان اینکہ دیگر خواہد مرد او را
گذاشتہ و رفتہ اند۔ وے بہر شکلے کہ ہست آں زخم خوب شدہ
و خداوند زندگانی تازہ بآں طفل می بخشد۔

لہ ننگا۔

تربیت و چند کلمہ حرفی کہ تا آن وقت نیز یاد گرفتہ بود است بواسطہ ماندن در جنگل بکلی از یادش میرود۔

فصل اول

عادات و زندگانی اجتماعی

این کودک خیلے حریص بزندگانی درانزوا بود۔ باستثنای وقتیکہ گرسنہ می شد۔ باقی اوقات را دریک کنج یا غنچہ می خوابید۔ یا این کہ در زاویہ ہای خانہ پنہان میشد۔ وظیفۂ مربیان نسبت باں کودک این بود کہ ہمیشہ مراعات او را می نمودند مادام کرین کہ تربیت این کودک را باو واگذار نمودہ بودند مانند یک مادر مہربان میکوشید۔

علاوہ بر این کہ ضدیت با عادات و اخلاق او نداشت ہمراہی نیز می نمود۔ این کودک مانند وحشیہاے ممالک گرم سیر[۲] چہار چیز را فقط میدانست: خوابیدن۔ خوردن۔ عاطل ماندن۔ در دشت و صحرا دویدن۔ چیزے کہ این کودک را مسرور می نمود

---

[۱] سپرد کرنا۔

[۲] گرم ملک۔

این بود- همراهی بادے در آفتاب- خوابیدن- و زیاد خوردن-
وهمچنین اگر رفاقت با او می نمودند در دویدن و در هواے دور
بین اینکه در دشتها میدوید اگر ناگهان هوا تغییرے می نمود خیلے
خوش حال و مسرور میگردید-
هنگامے که این کودک در اطاق خود بود اگر مراقبتش می نمودند
میدیدند که با یک حرکت یک نسق کسالت آوری همیشه تکان
میخورد و چشم هایش را به پنجره میدوخت و با یک نظر با سمان نگاه میکرد-
و اگر در این بین یک تند بادے میوزید یا آفتابے که در ابرها
پنهان بود یک مرتبه آشکار می شد و نور درخشان او یک مرتبه بزمین
میرسید کودک با یک قهقهه می خندید-
دستهاے خود را بر چشمهایش میگذارد و دندانهاے خود را می فشرد
و یک وضعیت موحشی بجهت حاضرین تشکیل میداد-
یک روز صبح که برف می بارید و کودک هنوز خوابیده بود بلکه
بیدار شد فریادهائیکه علامت ذوق و خوش حالی او بود زد و وقتیکه
از رخت خواب بیرون آمد ابتدا از پنجره سپس رو بدر دویده و با یک
بے صبری تمام رو به پنجره آمد و شروع نموده میدوید- روے برفها غلطیده
و با دستهایش برف ها را می کند- همیشه هنگام برف باریدن که یکے

از حادثه های طبیعت است این قسم حیاتش بجوش نیامده بلکه گاهی
در این قسم حادثه ها ساکن و متاثر دیک وضعیت مالیخولیا واری بخود
می گرفت ـ هنگامے که هرکس از شدت سردی هوا از باغچه فراری نمود
او داخل باغچه شده بالاخره درکنار حوض می نشست ـ و چشمش را
بحوض دوخته برگهاے خشک در آب میریخت ـ مرتبه اش
ساعت هاے درازے بجز صورت وخیالات مالیخولیائی او
می نگریست ـ بیشتر شب هاے مهتاب برخاسته و نزدیک پنجره اطاق
میآمد و مهتاب را تماشا می نمود ـ نظر براپورت مامور مخصوص شب او
این کودک مقدارے از شب را برپا ایستاده گاهی گردن کشیده
چشم هایش را بصحرائی که بواسطه مهتاب روشن دوخته و بیک
حالت مبهوتی می گذرانید ـ

سکونت و بے حرکتی خود را بایک فاصله هاے تکرار نموده بالآخره
یک نفسهاے درازے کشیده صداے آه که علامت شکایت و
تحسر او باشد باانها همراه می شد ـ

ابتدا کودک راه رفتن را ندانسته میدوید ـ ودر اول بجهت
اینکه یک مرتبه از این عادت کوچک جلوگیری نگردد ـ مرتبه هنگامیکه
او را بگردش می بردیم دلبود که درخیابانهاے پاریس از عقب

او بد و ر و او را از دویدن که عادت سابق او بود منع نمایند تا بتدریج براه رفتن عادتش دہد۔

فصل دوم

بیدار نمودن احساسات او با چیزہای بسیار محرک

بعضی از علمائے فزیولوژی[1] چنین ادعا می نمایند که حواس انسان نسبت بزیادی تمدن تیز و حساس تر میگردد۔ و احوال این کودک این ادعا را ثابت می نماید، ہرچند ضعف حواس کودک را اجمالاً ذکر نمودہ ایم ولے اینک قدرے بیشتر شرح میدہیم۔ این کودک در سرد ترین اوقات یکتائے پیراہن بر برفہا غلط می زد[2] و از گرما متاثر نمی شد۔ ہرگاہ آتشے از منقل می افتاد بدون عجلہ با انگشت گرفتہ آنرا بجائے خود میگذارد۔ در مطبخ آشپز خانہ در آب گرم دیگ دست دراز نمودہ سیب زمینیہا را در آورد۔

ہر بیہ میگویند سوراخہائے دماغ او را پر از خاکہ توتون[3] نمودہ ولے

---

[1] فزیالوجی۔ [2] لوٹتا تھا۔ [3] تماکو۔

وی هیچ خوطه[1] نمود. ازین گفته معلوم می شود که مناسبتی بین شامه و
جهاز تنفس و باصره او موجود نبوده در حالیکه در اشخاص متمدن هرگاه
شامه با جهاز تنفس از بوی تندی متأثر شود عطسه و اشک های
چشم جاری میگردد. اشک چشم این کودک نه از حزن و نه از خوشحالی
جاری نمی شد. وقتیکه او را از زندگانی وحشی به زندگانی اجتماعی در آوردند
باوجود اینکه خیلی اذیت و سختی کشیده بود هیچ در چشمهایش دیده
نمی شد.

ضعیف ترین حواس در او سامعه بود. باوجود برایش صدا ـــ
بهم خوردن گردو و صدای چیزی را که دوست میداشت می شنید
و نگاه می کرد. وی در مقابل بلند ترین و شدید ترین همه صدا های
تفنگ وغیره بی علاقه و بیحس می ماند. در وقتیکه از روزها طپانچه به
پیچ گوش او در میکردند. در دفعه اول حتی این بود که تدریجاً می ترسید
وی در مرتبه دوم همین قدر شد که سرش را برگردانیده نگاه نمود.
هر چه می گویید در فکر بودم که حواس این کودک را انتخاب حساس سازم
ملتفت شدم که حرارت و استعمال غولی است که حرارت سینه ها را
متصور نمیشد اگر ما مست تیز او در می شد نمیشد تری حساسیت

[1] چپنوگ ـ

جلدی اقوام جنوب برشما لیها حرارت است لذا هر روزه کودک را در
آب بسیار گرمی استحمام[1] می نمودم و سرادر را نیز با چنین آب گرمے
می شستم۔ پس از چندے کودک قبل از آنکه داخل آب حمام شود
بنا گذارد بتفحص و جستجوے از گرمی آب حمام نماید۔ هرگاه آب حمام
معتدل بود داخل می شد و اگر زیاد گرم بود داخل نمی شد۔

و انیس بعد فائده رختهاے که همیشه بزور باو می پوشانید بفهمید۔
بایستی یک قدم دیگرے پیش رفت روا داشت برا اینکه لباسش
را خودش بپوشد۔ لذا هر روزے که برمی خاست او را در معرض[2]
سرما می گذاردم۔

آں وقت رختهاے خود را جستجو می نمود۔ همیں وتیره پس از
چهار پنج روز جامه پوشیدن را آموخت۔ و برخاستن بجهت دفع
حاجت را نیز باین طریق که چند مرتبه رخت خواب او را تمیز نموده
بلکه نجاست کثافت و مرطوبی خود باقی می گذاردم بوے آموختم۔ دیگر
آنکه قبل رفتنش در حمام اطراف عمود فقری[3] او را از بالا بپائیں

---

[1] نہلاتی تھی۔

[2] جگہ۔

[3] ریڑھ کی ہڈی۔

مالش میدادم۔ وگاہے اطراف ناف او را قلقلک میدادم خیلی از این حرکت خوشش میامد۔

این تحریک ہاے مختلفہ روح او را نیز تحریک می نمود۔ در آں وقت روح او از دو چیز ہیجان می آمد۔ یکے حظ و ذوق و دیگرے حدت و غضب۔ مربیہ میگوید گاہے او را عصبانی می نمودم۔ وقتیکہ عصبانی می شد ذہن او منبسط شد۔ وتشبث بہ بعضے کارہاے عاقلانہ می نمود۔ یک مرتبہ مربیہ اصرار نمود بر اینکہ در یک حمام سردے داخل شود۔ او نمی خواست داخل شود۔ مربیہ بیشتر اصرار نمود ناگاہ او نیز مربیہ را برداشتہ در آب انداخت۔

وے مربیہ بیشتر این بیچارہ را مسرور وخوشحال می نمود۔ واین کار آسانے بود۔ مثلاً بواسطہ یک آئینہ نور آفتاب را در اطاق او افگندہ از طرفی بطرف دیگر نور را حرکت میداد۔ یا اینکہ ہنگامیکہ در حمام بود بواسطۂ یک گیلاس آب را از یک مقدار بلندی بر دست او قطرہ قطرہ می چکاند۔ ویا این کہ در حمام در یک گیلاس چوبی یک مقدار شیر ریختہ باو میداد۔ باین شکل کودک معصوم را خیلے خوشحال وخرم می کرد۔

این محرک ہای مادی ومعنوی بود مربیہ می گوید باین شکل بعد از سہ ماہ دیدم کہ تمام حواس کودک آگاہ ومتنبہ گردیدہ۔ لامسہ اش

بین اجسام سرد و گرم و ثقیلہ را فرق میکرد. مثلاً اگر کبریتے[1] آتش میزد۔ قبل از آنکه شعله اش باخر چوب کبریت برسد آن را می انداخت۔ اگر باو اشاره می شد براین که یک جسم سبک یا سنگینی را بردارد۔ کاسے بادستش چگونگی آن را جستجو می نمود سپس باهستگی دستش را در جیب کتش داخل می نمود۔

شامه: شامۂ این کودک نیز حس می نمود۔ یک بوی کی تند اورا بعطسه می انداخت۔ در اول مرتبه که عطسه نمود خیلے ترسیده یک مرتبه خود را در رخت خواب خود انداخت۔

ذائقه: حساسیت ذائقه اش بیشتر گردیده بود۔ در ابتداے که داخل پاریس شده بود خیلے چیزہاے بد را درہم مخلوط نموده می خورد۔ ولے در اواخر اگر یک چیز خارجی در ظرف خوراک او می افتاد آن را دور می افگند۔

فصل سوم

توسیع دائرۂ افکار وے

مربیہ تی گوید بجہت تربیت فکر وے بیشتر تصادف یا مشکلات

---

[1] دیا سلائی۔ [2] دیا سلائی کی لکڑی

نمودم۔ اسباب بازی هاے بچه ها در نزد او هیچ قیمت و قدرے
نداشت۔ گاهے چندین ساعت کوشیده و بے فائده نمی گرفتم
بلکه گاهے که فرصت بدست کودک می افتاد بازیچه ها را پنهان
نموده یا اینکه می شکست۔

یک روزے اصرار نمودم بر اینکه با یک عروسکے[1] بازی نماید ولے
کودک آن را شکسته در اجاق افگند و در مقابل آن ایستاده بخندید۔

با وجود این ممکن شد که با چیز هاے خوراکی او را ببازی وا دارم۔
مثلاً درمیان چندین فنجان در زیر یکے ازان ها یک قسم از جیلی گذاردم۔
سپس فنجان ها را بترتیب برداشته تا در زیر فنجان اخیر خوراکے
نمودار شده۔ و این عمل را یک مرتبه دیگر نیز تکرار نموده سپس باو
اشاره کردم که خود بردارد۔ فوراً فنجانے که در زیر آن خوراکے بود
برداشت۔ این اولین وقت او بوده۔ هر مرتبه دیگر بازی را قدرے
مغلق تر نمودم۔ دو فنجانے که در زیر آن خوراکے بود میان سایر فنجانها
مخلوط نمودم۔ و جلو و عقب بردم۔ خوراکے را یافته و خورده۔ بتکرار دو
مهارت در این عمل قابلیت این که بتواند نظرش را در یک چیزے
بتثبیت نماید تربیت نمودم۔ سپس بجاے این خوراکے خوراکے هاے

[1] گڑیا۔

دیگرے گذاردہ آں را نیز یافتہ دخورد۔
گماں می نمودم کہ در شیرینی ہا نیز موفق می شوم وے موفق
نشدم۔ وبجہت ایں کہ خوراکے ہاے پدر اودوست میداشت ہنگامے
کہ گرسنہ وتشنہ می شد۔ بامید ایں کہ اورا چیز ہاے تازہ عادت
دہم مشروبہاے قوی وخوراک ہاے کہ داراے ادویہ بودند بار
میدادم۔ وے اگر از گرسنگی می مرد ایں قسم خوراکے ہارا نمی خورد۔
گاہ گاہے اورا بجہت خوراک بشہر می بردم۔ روزے ہنگامے کہ
می خواستم بجہت خوراک بشہر برویم قبل از اینکہ از خانہ خارج بشویم
یک ظرف پر از عدس[1] از خانہ دزدید۔ بجہت ایں کہ می دانست
در شہر عدس نمی یابد۔ البتہ ایں یک آثار ذکاوہوش بود۔ لذا خیلے
از ایں حرکتش خوش وقت شدم۔
چنیں مرتبہ عصر ہا ورماے کہ کلاہم را بر سر گذاردہ ودارہ اطاقش
می شدم اورا بگردش می بردم۔ بعد از چندے فہمید کہ ایں علامت
گردش است۔ لذا ہمینکہ مرا بایں شکل می دید باکمال عجلہ لباسہاے
خودش را می پوشید ودنبال من می افتاد۔ البتہ ایں علامت
یک ہوش زیادے نیست۔ بجہت ایں کہ سگ نیز می تواند ایں

---

[1] مسور۔

مقدار را بفهمد. باوجود این تفاوت زیادی در هوش طفل حاصل
شده بوده. بیچاره وقتی بپاریس آمده بود از حیث زرنگی و هوش
از حیوانات اهلی هم پست تر بود.

وقتی که ببازار می رفتم باید چهار نعل[1] با او بدوم. اگر می خواستم
آهسته با من راه برود بایستی خیلی شدت نشان داده باشم.
باین واسطه مجبور بودم با درشکه او را بگردش ببرم. او گردش
را خیلی دوست داشت و گردش یک احتیاج جهت او شده
بود. واگر گاهی قدری دیر می رفتیم محزون و متاثر می شد.

بیشتر وقت ممنون و خرسند شدن وی هنگام بیرون رفتن
بصحرا و دشت بود. یک روز دست او را در خانه دهاتی که در بین
مزرعه واقع شده بود بردم. و همین که جنگلها و تپه[2] ها او را دید
چشمهایش خیره شده مانند شمع می درخشید. در بین رفتن از یک
در کالسکه[3] بطرف دیگری رفت و خود را آویزان نموده بیرون را
تماشا می نمود. اگر گاهی اسب یا آهسته راه رفته یا می ایستاد اثر
علامت دلتنگی در او ظاهر می شد. تقریبا هفت هشت روز در

---

۱ سرپٹ. ۲ ٹیلے ۳ گاڑی.

خانہ ایں رہائی ماندیم و ہمیشہ کودک آرزوی فرار می نمود۔ در معنی مثل اسیرے بود کہ ہمیشہ ذہنش مشغول فرار بود۔ از ایں جہت وقت درستی بجہت خوراک خوردن نداشت۔ اگر پنجرہ باز می ماند خود را بباغچہ می انداخت۔ و اگر پنجرہ بستہ بود از میان پنجرہ نگاہ ہاے تمنائی بکوہ ہا می نمود۔

لذا بعد از ایں قرار دادم کہ کودک را با ایں قبیل عالم ہا بہم ربطے بدہم۔ ایں کہ تا تا محروم نشود او را بباغچہ ہاے کہ اطراف شہر می باشد بگردش می بردم۔ یادم دادن کہ مامور خدمت او بود گاہے او را بباغچہ او گسینوکرش و ہر روز ہا بباغچہ رصد خانہ می برد۔ یک (لوہری) نامی ہر روز باو شیر می داد۔ مدار رفتہ رفتہ ایں عادت ہاے کہ موافق طبع او بود آموختہ گردید۔ و از ایں جہت یک حس محبت حقیقتی و مربوطی نسبت بہر چیز خود پیدا نمود و ایں مربوطیت بدرجہ رسیدہ بود کہ گاہے انسان را متاثر می نمود۔

مثلاً بسختی از ہر چیز خود جدا می شد و ہنگام ملاقات خیلے مسرور و خرسند می شد۔ یک روزے چوں درختہا ہاں ہر چیز خود را انتقال دید یک مقدار زیادے گریہ نمود و اشک ریخت۔ و بعد از چند ساعت بہائی ملک

لٰہ نفرت دلی۔ سٰہ سسکیاں بھرنا۔

را گذارد. محبتش نسبت بمن باین درجه بود بجهت این کر خوبی هاے
باوام را حس می نمود. البته خوبی های مرا که تاثیراتے ندا شت
حس و تقدیر نمی نمود. واگر شب ها هنگام خوابیدنش با طاق او
داخل می شدم اول کارش این بود که خود را در معرض بوسه من قرار
دهد. و بازو هایم را می گرفت و در رخت خواب برده می نشانیدم
سپس دستم را گرفته بر دیده ها و پیشانی خود می گذارد. و مدت درازے
همین طور می ماند. گاہے خندیده بر میخاست و در مقابل من می نشست
زانو هایم را نوازش نموده (دست می مالید) و سخت مالش می داد
گاہے نیز زانو هایم را می پرسید.

فصل چهارم

سخن آموختن وی

کودک فقط چیزهائے که با آن علاقه داشت می شنید. گوش او
فقط بشنیدن صدائے حیوانات و صدائے بر هم خوردن میوه ها
عادت نموده بود. با وجود این هرگاه دو نفر در پشت اطاق او
با صدائے بلند حرف میزدند می فهمید که در اطاقش باز است. و

بادستش محکم پدر تکیه می داد تا باز نشود. یک روزے در آتش پز خانه بود. عقب سر او حرف میزدند طفل نسبت بآں تماماً لاقید بود. در ایں بین یک شخص ثالثے آمد و اشتراک در حرف نمود ایں شخص ثالث در بین کلامش کلمه (اوه) را بزبان آورد که طفل یک مرتبه رو بعقب خودش برگشت. بار دوباره لفظ (اوه) را تکرار نمودیم بچه بعقب خود متوجه شده نگاه کرد.

بعد حروف ندا و صدا اوار را دوباره تکرار نمودہ و تمام اینها کودک برگشته نگاه نمود.

لذا یک اسمی که دارا اے حروف (اوه) باشد باو گذاردیم. و همینکه او را بایں اسم می نامیدیم سرش را برگردانیده نگاه نموده بیا ایں که می دویده و کلمه (من) را نیز بجهت ایں که دارا اے حروف (اوه) بود توانست بفهمد.

ایں کلماتے را که گمان می کردند سامعه کودک و کتو رمی شنید نمی توانست تکلم نماید. در حالیکه در بهار اعضاء تکلمش اقتضا ئے یافت نمی شد. اگر ایں تجربه ایں طور نتیجه بدست آورده: تا مارسته ننمائیم اعضا ئے ما ایفاے وظیفه نمی نمائیند و حواس ما بکار نخواهند افتاد.

---

۱ جبتک ہم مشق نہ کرتے رہیں۔

بجهت اینکه بتوانیم وا داریم چند کلمه تکلم نماید مجبور شدیم که هیجده
ماه وا داریم ممارست نماید. وتکراراتی که جهت آموختن او لازم بود
از بچه های متعارفی خیلی بیشتر بود.

از جائیکه بچه غیر از یک تقلید فطری چیز دیگری را دارا
نیست و بگوش وکیتور نیز ابتدا کلمه "اوه" را درک کرده شنید.
لذا چنین فکر نمودم بر اینکه ممکن است اول این کلمه را تلفظ نماید.
هنگامیکه بسیار تشنه می شد یک گیلاس آب گرفته نزدیکش
می بردم و فریاد می کردم (او - اب). کودک می لرزید و میخواست
تلفظ نماید. ولی نمی توانست و بیش از این اصرار را مخالف انسانیت
دانسته آن را باز میدادم. وممارست را تغییر دادم. شروع
بتکرار کلمه (لیت - شیر) نمودم. بعد از این که چهار روز کوشیدم
موفق شدم که برای اولین مرتبه بتواند این کلمه را تلفظ نماید. البته
من خیلی ممنون و مسرور گردیدم.

هر روز وقتیکه از خانه خارج می شد ظرف چوبی خود را که همیشه
دران شیر می خورد همراه خود بیرون آورده و هیچ فراموش نمی
نمود. همین که بباغچه صحن خانه می رسید (که هر روزه دران شیر
می خورد) یک روز ظرف چوبی خود را شکست. بعد از آن اول

مرتبہ بود کہ ظرف چینی استعمال نمود۔ یک کاری دستی بجهتش گرفتیم۔ می رفت دراں می نشست و می خواست دیگرے او را راہ ببرد۔ اگر این آرزوے او برآوردہ نمی شد پائیں آمدہ و خودش کاری را می کشید۔ اں وقت دوبارہ دراں رفتہ می نشست
ہنگامے کہ براے خوراک بشہر می رفتم بجہت اینکہ از خوراکے کہ دوست دارد بخورد ظرفش را پیشخدمے کہ خوراک می آورد دراز می نمود۔ و اگر اہمیتے باو دادہ نمی شد ظرفش را نزد آں خوراکے کہ دوست داشت می گذارد۔ و اگر دوبارہ اعتنائی باو نمی شد۔ چنگال را گرفتہ دو سہ مرتبہ بظرف می زد۔
اگر باز اعتنائی باو نمی شد با قاشق یا با دستش خوراک را در ظرف خود خالی می نمود۔ و در این ہمہ احوال روحیہ او "دلتنگی و آرزو ہایش" در صورتش نمایاں بود۔
مہمان ہاے کہ می خواستند این کودک را زیارت نمایند خیلے بودند ولیکن رہیں کہ از ایشاں دلتنگ می شد دست کشہا[1] و عصا ایشاں را بدست شاں دادہ و دست ایشاں را گرفتہ آہستہ ایشاں را در بدرب خانہ می برد۔ وے ہیچ گونہ تحقیرے از او ظاہر نمی شد۔

---
[1] دستانہ۔ دستانے۔

هنگامے کہ می خواست بفهاند کوزه اش خالی است گیلاس را گرفته بکوزه می زد. گیلاس را نیز واژ دهن می گرفت۔

حیاتش

یک وقتے قرار نموده بود در دهات از طرف انیه بعنوان اراذل و اوباشے گرفته شد بقدر پانزده روز او را حبس نموده بپاریس نقلش نمودند. مادام "کہ رین" همینکه بجهت نجات او باداره کمیساریا (پلیس) رفته بود هین کہ چشم کودک بمادام می افتد از خوش حالیش غش می کند. و از حال میرود بعد مادام او را مالش داده هوششش می آورد. و همینکه چشمش بمادام می افتد بنائے خوش حالی و ذوق نمودن را میگذارد و دوباره بمنزل می آید۔

هین کہ من از او دلتنگ می شدم با طاق او داخل شده باکمال شدت با خود حرف می زدم. او در رخت خواب خود داخل شده گریه می نمود. وے همینکه می خواستم با و بفهانم که تورا بخشیدم رفته بر بالین او می نشستم. و بعد از این دستش را دراز کرده دست میداد۔

شوهر مادام (کہ رین) ناخوش بود کودک ظرف های غذا که

او را نیز در سفره می گذارد. تا این که مریض وفات کرد. کودک باز در آن روز ظرف های خوراک شوهر مادام را در سفره گذارد. مادام چون بیاد شوهرش افتاد بنای گریه را گذارد. کودک گمان کرد که یک کار خطائی نموده ویا این که مردن شوهر مادام را فهمیده باکمال ناز ظرف ها را برداشت و دیگر هیچ در سفره نگذارد.

تاریخ ایران

طغرل سلجوقی

چنانکه گفته شد ترکان سلجوقی با جازۂ سلطان محمود غزنوی بخراسان آمدند۔ وکم کم شہر ہای خراسان را مسخر کردند۔ ومسعود غزنوی را شکست دادند۔ وصاحب اختیار ایران شدند۔

طغرل بیگ رئیس سلجوقیان در ۴۲۹ھ بپادشاہی نشست. وسلسلۂ سلاجقہ را کہ متجاوز از ۱۵۰ سال بر تمام ایران حکمرانی کردند تاسیس[1] نمود۔

پیش از این سلسلۂ ولایات ایران میان سلاطین سامانی و

---

[1] بنیاد ڈالی۔

غزنوی و آل بویہ وغیرہ تقسیم شدہ بود۔ طغرل تمام ایران را تحت یک سلطنت در آورد و روے ببغداد نہاد۔ شہریار فاتح سلجوقی باوجود کمال قدرت و شوکتے کہ داشت بپاس احترام خلیفہ شرط ادب بجای آورد۔ با سران[1] لشکر پیادہ و بے سلاح بحضور رفت و بخاک افتاد و زمین خدمت بوسہ داد۔ خلیفہ برسم عباسیان جامۂ سیاہ پوشیدہ بر تختے زرین نشستہ وعصاے منسوب بپیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم را در دست گرفتہ بود۔ طغرل را از زمین برداشت و در کنار خود بر تختے زرنگار جاے داد۔ پس از آں فرمانے خواندند کہ طغرل بیگ را پادشاہ مسلمین معرفی میکرد۔ و بعلامت سلطنت او بر ہفت اقلیم ہفت خلعت و ہفت غلام باو بخشیدند۔ دو شمشیر بہ کمرش بستند۔ یعنی فرمانروائی شرق و غرب عالم تراست۔

طغرل از مردان نامدار آسیا[2] است۔ قوم خود را از چوپانی بپادشاہی[3] آسیاے غربی رسانید و دولتے نیرومند تاسیس کرد۔ پس از ۲۴ سال سلطنت در ۴۵۵ھ وفات یافت۔

---

[1] سرداران۔

[2] ایشیا۔

[3] طاقت ور۔

وزیرش عمید الملک کندری از وزرای نامی و نویسندگان
زبردست بشمار می رود. بفرمان او دیوان ها و دفتر ها را از
عربی بفارسی نقل کردند.

الب ارسلان

برادرزادهٔ طغرل که الب ارسلان نام داشت پس از او
بپادشاهی رسید. و خواجه نظام الملک را که از مردان نامدار ایران
است وزارت خویش داد. در زمان این پادشاه حوزهٔ مملکت
سلاجقه از سمت مشرق و مغرب وسعت یافت و کشور آباد آن گشت.
از وقایع زمان الب ارسلان جنگ با رومیان است. گویند
هنگام عرض لشکر که نام سپاهیان را برای جنگ روم می نوشتند
مردی کوتاه و لاغر در میان سپاه بود. نویسنده بچشم حقارت در او
نظر کرد و خواست اسم او را ننویسد. الب ارسلان گفت بنویس
شاید همین مرد قیصر را اسیر کند. قضارا در روز جنگ همان مرد
حقیر قیصر روم را گرفته بلشکرگاه ایران آورد. الب ارسلان جوانمردی
کرد و قیصر را زنهار داد. بملک خود بازگردانید.
الب ارسلان پس از جنگ رومیان بماوراء النهر لشکر کشید.

در کنار رود جیحون یوسف نامی را که مستحفظ[1] قلعه بود پیش خواند و از او احوال می پرسید۔ یوسف جواب ہای درشت داد۔ شاه برآشفت و فرمود تا او را سیاشت[2] کنند۔ آن مرد کارد برکشید و بطرف سلطان دوید۔ لشکریان خواستند وے را باز دارند۔ الپ ارسلان که بتیر اندازی خود اطمینان داشت میل کرد خود او را بکشد۔ بانگ برزد که بگذارید بیاید۔ پس سه تیر پیاپے بیوسف انداخت۔ تیر ہا بخطا رفت۔ یوسف رسید و الپ ارسلان را در عین جوانی و قدرت کامرانی بضرب کارد از پای در آورد (سال ۴۶۵)

ملک شاه

جلال الدین ملک شاه پسر الپ ارسلان چون بپادشاہی رسید با عم خود قاورد که مدعی سلطنت بود مصاف[3] داد و او را دستگیر و ہلاک کرد۔

مدت بیست سال که ملک شاه بر تخت شاہی و خواجه نظام الملک

---

[1] نگران۔ محافظ۔

[2] سزا دیں۔

[3] جنگ کی۔

بر مسند وزارت جای داشتند بها در دولت سلجوقیان بود بهم قلمرو آنان وسعت یافت و هم مردم آسوده و مرفه بودند - از حسن تدبیر این وزیر بزرگ ایران چنان امن شد که در سرتاسر مملکت کسی یارای رهزنی نداشت -

گویند ملاحان رود جیحون از خواجه نظام الملک مزد خواستند او حواله با نطاکیه شام نوشت - ملاحان شکایت بملک شاه بردند که ما این مسافت را چگونه طی کنیم و خود را بشام رسانیم - سلطان از خواجه سبب پرسید - گفت مقصودم این است تا مردم بدانند که وسعت مملکت بچه اندازه و حکم پادشاه از کجا تا کجا روان بوده است -

ملک شاه کمتر در جای قرار می گرفت - همواره در مملکت گردش می کرد و در راه ها پل ها و کاروانسرا و آب انبار می ساخت و رعیت را از دل خود شاد کام میداشت - امیر معزی ملک الشعرای او گوید

عادت او روز و شب گرد جهان گردیدن است

آفتاب است او که از گشتن نیاساید همی

دولت سلجوقی از لیاقت سلطان و تدبیر وزیر بجای رسید که در تاریخ ایران کمتر نظیر دارد - لکن ملک شاه در آخر کار از نظام الملک

سله تا لاپ

را معزول کرد. و آن مرد بزرگوار گفت گمان مدار که بی من
سلطنت تو پایدار بماند. تاج شاهی تو و دستار وزارت من بهم بسته
است اگر این بیفتد آن نیز خواهد افتاد. چندی نگذشت که خواجه
بدست یکی از اسمعیلیان کشته شد. و چنانکه گفته بود ملک شاه پس
از اندکی جهان را وداع گفت (سال ۴۸۵)

این پادشاه در ترویج علوم و فنون سعی بلیغ داشت بفرمان او
حکیم عمر خیام نیشاپوری که از شعرا و حکمای بزرگ ایران است.
نقص تقویم را رفع، و تاریخی بنام او وضع کرد و تاریخ جلالی گویند.

سلطان سنجر

پس از وفات ملک شاه بین فرزندان او نفاق افتاد. مدت
سیزده سال پسران ملک شاه پی در پی بسلطنت نشستند.
آخرین آنها که سنجر نام داشت مخالفین را باطاعت خویش درآورد
و باستقلال پادشاهی کرد. در این دوره هرج و مرج[1] بعضی ایالات[2]
دولت سلجوقی مستقل شدند. در کرمان و آذربایجان و عراق حکام

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

مدعی سلطنت گشتند - از جمله سلجوقیان آسیای[1] صغیر دولتی[2] تشکیل
دادند که تا ظهور عثمانیان دوام داشت. سلطان سنجر اگرچه عظمت
دولت سلجوقی را بپایهٔ عهد ملکشاه نتوانست برساند. لکن در مدت
چهل سال حکمرانی خود با مخالفان داخل و خارج وا جنگ نمود و
شکوه و عظمت سلجوقی را تا حدی[3] تجدید کرد.

بهرام شاه غزنوی هر سال خراج بسلجوقیان می داد چون تعلل[4]
کرد سنجر او را مغلوب و مطیع ساخت.

این پادشاه توجه کامل بترتیب و نوازش فضلاء و شعراء داشت
دربارش از حیث اجتماع شعرا نظیر درگاه سلطان محمود غزنوی بود
سنجر در سال ۵۳۶ از قراختائیان که قومی ترک بودند شکست
یافت. و در آخر عمر بدست ترکان غز گرفتار شد. قوم وحشی غز در
خراسان خرابی ها کردند. و فتنه ها انگیختند. گویند روزها سنجر را بر
تخت می نشاندند و باسم او فرمان میدادند. و شب او را در قفسه
آهنین حبس می کردند. بعد از سه سال اسیری سنجر موفق [illegible]

---

۱ ایشیا سے کوچک ۲ قائم کی
۳ بہت کچھ
۴ حیلے کئے ٹالا۔

شد و سال بعد در ۲۷ سالگی وفات کرد۔

بعد از این سلطان دولت سلجوقی بسیار ضعیف شد چند تن که
خود را پادشاه خواندند از سلطنت جز نامے نداشتند۔ امرا و اتابکان
مملکت را تجزیه کردند۔ عاقبت آخرین پادشاه سلجوقی طغرل سوم در
جنگ کشته شد۔ و چراغ خاندان سلجوقی خاموش گردید (سال ۵۹۰)

حسن صباح

اسماعیلیه جماعتے هستند که بعد از امام جعفر صادق علیه السلام
پسر او اسمٰعیل را امام میدانند۔ در زمان ملک شاه سلجوقی مردے
جاه طلب و زیرک و دانا۔ ذال بنام حسن صباح مؤسس این مذهب
در ایران شد۔ پیروان او را فدائیان یا فداعیه می نامند۔ در مقابر
سخت و کوه هاے بلند قلاعے ساختند۔ و خود پنهان و آشکار بازار
هرج و مرج پیدا ساختند۔ و در سراسر مملکت فتنه برانگیختند۔ از بزرگان و
صاحبان قدرت هر کس با این طائفه مخالفت می ورزید چیزے

---

[1] ٹکڑے کرکے تقسیم کرلیا۔

[2] بانی۔

[3] ۱۱۹۴ء

نمی گذشت کہ کشتہ می شد. بسیارے از علماء و بزرگان را کشتند۔ و بیم خود را در دلہا جاے دادند. حتی بعضے از پادشاہان سلجوقی را نیز زخم زدند۔ و تہدید کردند کہ دیگر بالغ پیش رفت مقاصد آنہا نباشند۔ از جملہ بزرگانے کہ بہ تیغ ایں طائفہ ہلاک شد خواجہ نظام الملک وزیر بود۔ چوں سلجوقیاں و خوارزم شاہیاں از عہدۂ دفع ایں قوم برنیامدند کار آں گروہ قوت گرفت۔

بعد از حسن صباح ہفت تن از اتباع او ریاست یافتند ہلاکو خان مغول اسمٰعیلیہ را از میان برداشت و شر آنہا را دفع کرد۔

در احوال حسن صباح گویند چوں بالموت قزوین کہ قلعۂ محکم بر فراز کوہے بلند بود رفت۔ بحاکم آں قلعہ گفت من در اینجا مالک ملکی نیستم۔ بقدر یک پوست گاو زمین بمن بفروش۔ کہ بر آں نماز و عبادت کنم۔ حاکم آں مقدار زمین را از قلعہ باو فروخت۔ حسن صباح پوست گاوے را تسمہ ہاے باریک برید و بدور قلعہ کشید۔ و گفت تمام ایں قلعہ ملک من است۔ پس حاکم را از آنجا بیروں کرد و خود در آں محل محکم آسودہ ماند۔

می نویسند کہ سلطان سنجر لشکر بدفع ایں طائفہ کشید۔ شبے در سراپردہ خفتہ بود۔ چوں صبح چشم باز کرد در کنار بستر خنجرے بزمین

فرو رفته و کاغذے بر دستهٔ آن آویخته دید. متعجب و شتاب آلی
مکتوب را برداشت و نظر کرد. نوشته بود که اے سنجر بپرهیز از
دستے که این خنجر را بزمین سخت فرو برده است که در سینهٔ نرم تو
بهتر می توانست فرو برد. لکن ما بجانب تو رعایت کردیم.
سنجر هراسان شد و خیال حمله باسمعیلیه را از سر بیرون کرد
و آنها را بکار خود گذاشت.

خوارزمشاهیان

غلامے از غلامان ملکشاه سلجوقی انوشتگین نام بحکومت خوارزم
رسید. در زمانے که دولت سلاجقه رو بضعف نهاد اولاد انوشتگین
دم از استقلال زدند. یکے از خوارزمشاهیان که علاءالدین تکش
نام داشت با اتابک آذربایجان همدست شد و با طغرل سوم
آخرین پادشاه سلجوقی جنگ کرد. در این جنگ ابتدا طغرل فاتح
شد و از غرورے که داشت دشمن را حقیر و بیچاره شمرد و بشراب
خوردن مشغول شد. دشمنان خبر یافتند و دوباره بجنگ آمدند.
پادشاه سلجوقی در حال مستی بر اسپ نشست و در میدان شعرے
چند از شاهنامه بخواند و گرز را بگردش در آورد. اما شراب کار خود

را کرد. گزر از دست او رہا شد و بپاے اسپش خورد. اسپ غلطید و سوار بر زمین افتاد. دشمنان در رسیدند و او را کشتند. و بمرگ او دولت سلجوقی منقرض گردید۔[1]

دیگر از خوارزم شاهیان سلطان محمد است که بیشتر ولایات ایران و افغانستان و قسمتے از هندوستان را بتصرف آورد. لکن عهد او مصادف شد با هجوم قوم خونخوار و لشکر قهار مغول که از طرف چین متصادم ترکستان و ایران حمله آوردند. سلطان محمد فرار کرد و خود را در یکے از جزائر دریاے خزر پنهان ساخت. و آنجا در سنه ۶۱۷ وفات کرد

پسرش سلطان جلال الدین که از مردان دلیر بود. با لشکر کم بر سپاه چنگیز خان چندین بار حمله برد و غلبه کرد. اما لشکر مغول عاقبت او را شکست داد. و این جوان دلاور مجبور شد از شهرے بشهرے بگریزد تا اینکه در کردستان ناپدید شد. و کسے ندانست که انجام کار او چگونه بود.

اتابکان

پادشاهان سلجوقی را رسم چنین بود که امیرے از امرا را به تربیت اولاد خود گماشتند و ورا اتابک یعنی پدر بزرگ می نامیدند و بحکومت

---

[1] ختم ہو گئی

ولایتے نصب می کردند۔ در وقت ضعف دولتے سلجوقی اتابکان مستقل شدند۔ وہر یک بر ولایتے پادشاہی یافتند مہم ترین آنان اتابکان آذربایجان و اتابکان فارس بودہ اند۔

۱۔ اتابکان آذربایجان

مؤسس سلسلہ اتابکان آذربایجان غلامے است ایلدگز نام۔ بعد از او دو پسرش محمد جہان پہلوان و قزل ارسلان بفرمان روائی رسیدند۔ دورہ حکمرانی آنہا قریب ۵۰ سال بود۔ بشعراء و فضلا مہربانی می کردند۔ ظہیر فاریابی و نظامی و خاقانی از شعرائے بزرگ ایران معاصر ایشاں بودہ اند۔

در احوال ایلدگز می نویسند کہ شخصے بردہ فروشی میکرد۔ غلامی حقیر و زشت وضعیف داشت ایلدگز نام۔ کہ کسے اورا نمی خرید۔ قضارا تاجرے نزد او آمد و چہل غلام از او خرید۔ فروشندہ ایلدگز را ہم بتاجر بخشید۔ مرد بازرگان غلامان را بوزیر سلطان مسعود سلجوقی عرضہ کرد[1]۔ وزیر ہمہ غلامان را خرید و ایلدگز را رد نمود۔ ایلدگز بگریہ

---

[1] پیش کیا۔

افتاد۔ وگفت اے وزیر این غلامان را ہمہ بمیل خاطر خریدی مرا
ہم برائے خاطر خدا بخر۔ گفتار او در وزیر مؤثر افتاد و او را خریداری
کرد۔ چون این سخن بسلطان مسعود گفتند امر داد تا ایلدگز را
تربیت کردند و سواری و تیر اندازی آموختند۔ کم کم چالاکی و
لیاقت و ہوش فطری او بروز کرد۔ و از امراء پادشاہ شد و
عاقبت کارش بحکمرانی آذربایجان کشید۔

۴ - اتابکان فارس

این سلسلہ کہ صد و بیست سال کہ در فارس سلطنت کردہ اند
چون جد شان سلغر نام داشت بسلغریان معروف اند۔ اتابکان سلغری
ممالک فارس را از ہجوم قوم وحشی مغول حفظ کردند۔ ہدیہ و تحفہ
بسیار باُمرای مغول فرستادند۔ وخراج بعہدہ گرفتند۔ وباین تدبیر
ولایت فارس از قتل وغارت رہائی یافت۔
اتابکان فارس با رعایا بعدل و انصاف رفتاری کردند و بناہای
عالی در فارس ساختند۔
معروف ترین آنہا اتابک سعد بن زنگی و پسرش ابوبکر است کہ

سلہ ظاہر ہونا۔

شیخ سعدی کتاب بوستان را بنام او تالیف کرده است۔

چنگیز خان

چنگیز خان یکے از رؤسای طوائف وحشی و صحراگرد مغول بود۔ چون لیاقت و کاردانی داشت قبایل و عشایر[1] مغولستان را بعضے بزور و جمعے برضا مطیع کرده۔ چین و ترکستان را مسخر نمود۔ آنگاه بمملکت ایران روی آورد۔ چون در این وقت گروہے از تجار مغول را در خوارزم کشته و متاع آنان را تصرف کرده بودند۔ چنگیز این واقعه را بهانه قرار داده و با لشکر جرار بخوارزم روی آورد۔ سلطان محمد را مغلوب و شهرهای آباد و پرجمعیت را با خاک یکسان کرده و مردم را از دم تیغ گذرانید۔ یکے از پسران چنگیز خان شهرهای خراسان را ویران ساخت. در نیشاپور حکم داد که آب [illegible] و جمیع اهل شهر را کشتند حتی سگ و گربه را نیز زنده نگذاردند۔

لشکر مغول سراسر خاک ایران را بتصرف آوردند. هر جا را آباد دیدند ویران کردند۔ هر کس را مقابل دیدند بخاک هلاک افگندند۔

---

[1] جمع عشیره بمعنی قبیله۔

گویند چنگیز خان بیکے از علما گفت کاری را من کرده ام تا قیامت باز خواهند گفت - آن مرد دانشمند در جواب گفت. صحیح است اما تو کسے را باقی نمی گذاری که خبر جهانگیری و قتل عام ترا بآیندگان برساند.

حمله مغول سخت ترین آفتے است که بر کشور ایران وارد شده جز قسمت جنوب که بتدبیر اتابکان فارس از این آتش جهانسوز محفوظ ماند. باقی ولایات ایران با خاک یکسان شد. و از آن تاریخ ادبیات و علوم و بدایع آثار تمدن ایران رو بزوال نهاد.

گویند شخصے خراسانی از یک نفر بخارائی پرسید لشکر مغول در ولایت شما چه کردند. جواب داد:

"آمدند و کشتند و سوختند و رفتند" لشکریان مغول شفقت و رحم و خستگی و ملال از جنگ را نمی دانستند. از کشتن باک نداشتند و روز و شب اگر در جنگ و تاختن بودند خسته نمی شدند. چنگیز خان هیچ گاه نمی گذاشت لشکریانش به تن پروری و راحت جوئی عادت کنند. اگر جنگے پیش نمی آمد فرمان شکار میداد. سواران در اطراف دشت حلقه می زدند و کم کم دایره را تنگ می کردند. هر شکارے که در این میان بود از ترس بمرکز دایره می آمد - آنگاه چنگیز و سران سپاه

بکشتن وگرفتن شکار می پرداختند - وازخون آن جانوران بیگناه روی زمین رالعل فام[1] می کردند -

ہلاکو خان واولاد او

چنگیز مملکت پہناور[2] خودراکه عبارت بود از اکثر ممالک آسیا وقسمتے از اروپا میان پسرانش قسمت کرد - یکے از آنہاکه اکتاے قاآن نام داشت وبسخاوت معروف است بردیگر برادران ریاست یافت -

ہلاکوخان نوۂ چنگیز خان مامور شدکه باردیگر بایران لشکر کشیده ہرجاراکه باقی است مسخر کند - ہلاکوخان درسال ۶۵۳ بایران آمد - بعد از قلع وقمع اسمعیلیه وخراب کردن حصارہاے آنان بجانب بغداد رہسپار شد - دراین وقت آخرین خلیفۂ عباسیان المستعصم باللہ بنہایت ضعف وعدم کفایت دربغداد می زیست

---

[1] سرخ

[2] وسیع -

گویند خواجه نصیرالدین طوسی که از حکمای بزرگ ایران بود مذهب
شیعه داشت۔ ہلاکو خان را بتسخیر بغداد وادار کرد[1]۔ لشکر مغول در ۶۵۶
دارالخلافه بغداد را گرفت۔

گویند خلیفه را در نمد پیچیدند۔ و چندان مالش دادند که جهان را
وداع گفت۔ و دورهٔ خلافت عباسیان که بیش از پانصد سال دوام
یافته بود بآخر رسید۔ خواجه نصیر طوسی بامر ہلاکو خان در مراغه رصدخانه
بنا کرد که هنوز آثارش باقی است۔

اولاد ہلاکو خان چندان کار مهمی نکردند۔ بعضی از آنها بدین
اسلام درآمدند۔ معروف ترین آنها غازان خان نوهٔ ہلاکو است که
سخی و کریم بود۔ و مردم را بزراعت و آباد کردن خرابه ها تشویق می کرد[2]۔
پس از وی برادرش الجایتو معروف بسلطان خدابنده در سال
۷۰۳ بسلطنت رسید۔ این پادشاه مذهب شیعه داشت۔ و با مردم
بعدل و انصاف رفتار میکرد۔ شهر سلطانیه را بنا نهاد و مقبرهٔ او بنام
گنبد سلطان خدابنده در آن شهر برپاست۔

---

[1] راضی کیا۔

[2] شوق دلاتا تھا۔

آخرین پادشاه معتبر مغول ابو سعید بهادر خان است که ۱۹ سال پادشاهی کرد۔ و در سال ۷۳۶ وفات یافت۔ بعد از او امرای مغول در ولایات ایران حکومت کردند۔ و همواره با یکدیگر در جنگ بودند۔ مهم ترین سلسله سلاطینے که بعد از مغول در ولایات ایران فرمانروائی کردند۔ جلایریه و چوپانیان و آل منظفر بودند۔

پارسی باستان

زبانِ ایرانِ ماست پارسی باستان — آن نیاکانِ[1] ماست پارسی باستان
بزرگ کشورِ قباد و جمشید و کے — چو ہورِ[2] رخشانِ ماست پارسی باستان
سزد گر ایرانیاں ورا[3] ستایش کنند — تو لۂ یزدانِ ماست پارسی باستان
برایگان و بمفت مده دری را ز چنگ — گوہر شایانِ ماست پارسی باستان
زنده کن از پارسی کشور و آئینِ آں — زندگی و جانِ ماست پارسی باستان
نتازی[4] از ما خوشی چاره بجو از دری — دارو و درمانِ ماست پارسی باستان
شگفت نبود اگر پور پرستد دری — از آنکه از آنِ ماست پارسی باستان

آقائے پور داؤد

---

[1] بزرگ۔ باپ دادا۔ [2] سورج۔
[3] او را۔ [4] عربی۔

خوشتر

دو ره به زیر نیش بار خفتن   سه پشته روی شاخ مور رفتن
تن روغن زده با زحمت و زور   میان لانهٔ زنبور رفتن
بکوهِ بیستون بی رهنمائی   شبانه با دو چشم کور رفتن
میانِ برف و تب با جسم پر زخم   زمستان توی آب شور رفتن
برهنه زخمهای سخت خوردن   پیاده راههای دور رفتن

به پیشِ من هزاران بار خوشتر
که یکجو زیر بار زور رفتن

ملک الشعرا بهار مشهدی

روش دگر

یاران روشِ دگر گرفتند   وز ما دل و دیده برگرفتند
از مسلکِ ما شدند دلگیر   پس مسلکِ خود بتر گرفتند
در سایهٔ طبعِ اعتدالی   پیرایهٔ مختصر گرفتند
هر زشتی را نکو گزیدند   هر نقص را هنر گرفتند
وز نارجیلها ز ساده لوحی   زهر از کفِ خود شکر گرفتند

فرمانِ شکوہ خویشتن را — از دشمنِ کینہ ور گرفتند
بارے ہر کارِ پر خطر را — کوپیتان ز رہِ خطر گرفتند
بازی بازی ز کف نہادند — شوخی شوخی ز سر گرفتند

غافل کہ بجا نقابِ احمد ار
سی صد گوش است پشتِ دیوار

ملک الشعرا بہار مشہدی

نومید مباش

دوشینہ ز رنج دہرِ بدخواہ — رفتم سوے بوستان نہانی
تا وا رہم از خمارِ جانکاہ — از لطفِ ہواے بوستانی
دیدم گلہاے غنچہ دلخواہ — خندان ز طراوتِ جوانی
مرغانِ لطیف طبعِ آگاہ — نالان بنواے باستانی
بر آتشِ روی گل شبانگاہ — ہر یک سرگرم نغمہ خوانی
من بے خبرانہ رفتم از راہ — از آن نغماتِ آسمانی
باخود گفتم بنالہ و آہ — کاے راندہ ز عالمِ معانی
بابالِ ضعیف و پنجہ کوتاہ — پرواز بکے توانی
بودم در این سخن کہ ناگاہ — مرغے بزبانِ بے زبانی

این مژده بگوش من رسانید
کز رحمتِ حق مباش نومید

ملک الشعرا بہار مشہدی

لالائی[1] مادرانه

آمد سحر و موسم کار است بالام لای — خواب تو دگر باعث عار است بالام لای
لای لای بالا لای لای — لای لای بالا لای لای
جنگ است که مردم همه در کار و تو در خواب — اقبال وطن بسته بکار است بالام لای
برخیز و سوی مدرسه بشتاب — لای لای بالا لای لای
خاک تن آبا و تو با خون شهیدان — برگرد تو زان خاک حصاری است بالام لای
گردیده عجین مادر ایران — لای لای بالا لای لای
تو کودک ایرانی و ایران وطنِ تست — جان را تن بی عیب بکار است بالام لای
تو جانی و ایران چو تنِ تست — لای لای بالا لای لای
برخیز سلحشور[2] شو و در حفظ وطن کوش — ای تازه گل ایران زچه خوار ست بالام لای
این جامهٔ عزت به بدن پوش — لای لای بالا لای لای

---

[1] لوری.
[2] مسلح.

جای تو نه گهواره بود جای تو زین است ای شیر پسر وقت شکار است بالام لای
برخیز که دشمن بکمین است لای لای بالا لای لای
نگذار وطن قسمت اغیار بگردد با آنکه وطن را چو تو یار است بالام لای
ناموس وطن خوار بگردد لای لای بالا لای لای

لاهوتی کرمانشاهی

به به چه بجا شد

(۱)

صد شکر حقوق وطن امروز ادا شد به به چه بجا شد
هنگام رفاه وقت صفا و دفع جفا شد به به چه بجا شد

(۲)

الحمد که قانون اساسی جریان یافت ملت همه جان یافت اشرار گشته نهان یافت
قرآن محمد همه را رهنما شد مشروطه بپا شد به به چه بجا شد

(۳)

هیچ است ستمگر که کشد نوش لبان را والا نسبان را قانون طلبان را
حسرت بدلش ماند و خودش رفت و فنا شد به به چه بجا شد

(۴)

این غلغله این جنبش و این شورش ملی این کوشش ملی وین جوشش ملی

والله که از بهر حقوق فقرا شد — به به چه بجا شد

(۵)

خلاق جهان تازه بشاه جوان داد — هم قوت جان داد بلی روح روان داد

از جهد سپهدار وطن کام روا شد — به به چه بجا شد

(۶)

ای ملت تبریز سعادت شدتان یار — ای حضرت ستار وای باقر سالار

از همتتان مات عقول عقلا شد — به به چه بجا شد

(۷)

تا شد علم نصر من الله نمایان — درخشنده طهران ای ملت گیلان

از سطوتتان محو همه ارض و سما شد — به به چه بجا شد

(۸)

حاشا خواست خداوند که مخلوق بمیرند — ذلت نپذیرند مشروطه بگیرند

احمد شه والا بسر تخت طلا شد — به به چه بجا شد

(۹)

الحمد لله که جوان شاه خجسته — چون لاله رسته بر تخت نشسته

هان ای عقلا وقت گیل و کلا شد — به به چه بجا شد

مشروطه

اشرف از این بیش جسارت مکن   در سر مشروطه[1] لجاجت[2] مکن
با همه خلق منم خصم و ضد   می نشوم با احدی متحد
مستبدم مستبدم مستبد   هیچ بمشروطه تو دعوت مکن
مطربکا خیز بزن چنگ و رود   ساقیکا باده بده زود زود
دولت اگر رفت بتخم رنود   صحبت عثمانی و دولت مکن
میخورم از خون رعیت شراب   میکنم از گوشت رعیت کباب
هیچ نترسم ز عذاب و عقاب   وعده بفردای رعیت مکن
تکیه بر اقوالِ فرنگان مزن   دم ز مکاتیب و دبستان مزن
طعنه تو بر کهنه پرستان مزن   ذوق ز بیداری ملّت مکن
من چه کنم خصم شده تر دماغ   رخنه نموده است درین باغ و راغ
زیر و زبر شد همه ساوجبلاغ   گریه بر احوال رعیت مکن
رفت ارومیه خراسان بس است   آن هم اگر رفت صفاهان بس است
هیچ نباشد خود طهران بس است   اشرف از این بیش شرارت مکن

آقای اشرف رشتی

۱؎ جمہوری حکومت   ۲؎ ضد۔

خدا کے فکر ما نیست

(۱)

بزرگاں جملگی مستِ غرورند (خدا کے فکر ما نیست)
ز اخلاق و مروّت سخت دورند (خدا کے فکر ما نیست)
رعیت بے سواد و گنگ و کورند (خدا کے فکر ما نیست)
ہفدہ و ہژدہ و نوزدہ و بیست
اے خدا کے فکر ما نیست

(۲)

فلک دیدی بما آخر چہا کرد (خدا کے فکر ما نیست)
ز خویش و اقربا ما را جدا کرد (خدا کے فکر ما نیست)
جفا بین کہ با ما ایں جفا کرد (خدا کے فکر ما نیست)
ہفدہ و ہژدہ و نوزدہ و بیست
اے خدا کے فکر ما نیست

(۳)

گر از کوی وطن مہجور ماندیم (خدا کے فکر ما نیست)
وگر از ہجرِ او رنجور ماندیم (خدا کے فکر ما نیست)

نہ پنداری زعشقش دور ماندیم (خدا کے فکر ما نیست)

ہفدہ و ہژدہ و نوزدہ و بیست

اے خدا کے فکر ما نیست

(۴)

نفس در سینہ ساکت شو کہ گوئی (خدا کے فکر ما نیست)

نسیم از کوے ما آوردہ بوئی (خدا کے فکر ما نیست)

چہ بوئی دلکش آں ہم از چہ کوئی (خدا کے فکر ما نیست)

ہفدہ و ہژدہ و نوزدہ و بیست

اے خدا کے فکر ما نیست

(۵)

نسیم صبح ما بس جانفزا بود (خدا کے فکر ما نیست)

ہوایش روح بخش و غم زدا بود (خدا کے فکر ما نیست)

وے دردا کہ ہجرش در قفا بود (خدا کے فکر ما نیست)

ہفدہ و ہژدہ و نوزدہ و بیست

اے خدا کے فکر ما نیست

(۶)

گرمی‌ِ دان مارا خواب بردہ (خدا کے فکر ما نیست)

غیوران وطن را آب برده (خدا کسے فکر ما نیست)
که اغیار آب از احباب برده (خدا کسے فکر ما نیست)

هفده و هژده و نوزده و بیست
اے خدا کسے فکر ما نیست

(۷)

که خواهد برد تا مجلس پیاسم (خدا کسے فکر ما نیست)
که اے دل بردهٔ نادادہ کاسم (خدا کسے فکر ما نیست)
چرا شد محو از یاد تو نامم (خدا کسے فکر ما نیست)

هفده و هژده و نوزده و بیست
اے خدا کسے فکر ما نیست

از مجلهٔ صور اسرافیل

تبارک اللہ

(۱)

دیدی به استرآباد آمد بلای ناگاه   یعنی که سر بر آوردآں مستبد خود خواه
خوب اتفاق کردند این فرقه های همراه   زین اتفاق ملی به به تبارک اللہ

(۲)

هم اتفاق دارند هم صحبت ترقی   از ارمنی مسلماں در دعوت ترقی

غرقند اہل ایران در لذت ترقی — آخر ز غصہ دق کرد آں ریش پہن گمراہ
زین اتفاق بآلی بہ بہ تبارک اللہ

(۳)

ہم فیل اعتدالی ہم فرقہ دموکراٹ[1] — دست برادری را دادند از مساوات
ایران و مستبدین[2] ہیہات ثم ہیہات — عادل بہ آسمان شد ظالم فتاد در چاہ
زین اتفاق احزاب بہ بہ تبارک اللہ

(از مجلہ نسیم شمالی)

ویرانہ گشتی وطن

(۱)

نمی دانم چرا ویرانہ گشتی۔ وطن — مقام شکر بیگانہ گشتی۔ وطن
تو شمع جمع ما بودی وطن جان۔ چرا — بشمع دیگراں پروانہ گشتی۔ وطن
پروانہ گشتی وطن (مکرر)
تو عزیز منی تو گل گلشنی — بدیں خواری چرا افسانہ گشتی۔ وطن

(۲)

خوشا روزے کہ بودی شاد و خنداں وطن — شکستی خصم را چنگال و دنداں۔ وطن

---

[1] ڈیماکریٹ۔ جمہوریت پسند۔
[2] حکومت شخصی کے خواستگار۔

تو بودی سربلند افسوس افسوس وطن — درافتادی بحالِ مستمندان - وطن

درافتادی بحالِ مستمندان وطن (مکرر)

امان امان امان بیداد بیداد بیداد — ز جور دشمنان ویرانه گشتی - وطن

(۳)

وطن جانِ ای وطن جانانِ ای وطن جانِ من — شفای دل دوای قلبِ سوزانِ من

جفاکش مادرِ زار پریشانِ من — پرستارِ من و گهواره جنبانِ من

پرستارِ من و گهواره جنبانِ من (مکرر)

مادرِ مهربان آشنای روان — بفرزندان چرا بیگانه گشتی - وطن

(۴)

ز روس و انگلیس آید ستمها بما — هجوم آرد ز هر سو دردو غمها بما

قدم در خاک ما بنهادند و باز — بی حجّت نهادند بدعتها بما

این بدعتها بما (مکرر)

اگر پیمان کنند چرا کتمان کنند — ازین پیمان تو بی پیمانه گشتی - وطن

ویرانه گشتی وطن — ویرانه گشتی - وطن

ملک الشعرا بهار مشهدی

نغمۂ ساربانِ حجاز

ناقۂ سیارِ[1] من
آہوئے تاتارِ من
درہم و دینارِ من
اندک و بسیارِ من
دولتِ بیدارِ من
تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست
دلکش و زیباستی
شاہدِ رعناستی
روکشِ حوراستی[2]
غیرتِ لیلاستی
دخترِ صحراستی
تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست
در تپشِ آفتاب
غوطہ زنی در سراب

---

[1] سفر کرنے والی [2] تو حور کو شرمانے والی ہے۔

هم به شبِ ماهتاب

تند روی چون شهاب

چشمِ تو نادیده خواب

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

لکّهٔ ابرِ روان

کشتیِ بی بادبان

مثلِ خضر راه دان

بر تو سبک هر گران

لختِ دلِ ساربان

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

سوزِ تو اندر زمام

سازِ تو اندر زمام

بی خورش و تشنه کام

پا به سفر صبح و شام

خسته شوی از مقام

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

شامِ تو اندر یمن

صبحِ تو اندر قرن
ریگِ درشتِ وطن
پائے ترا یاسمن
اے چو غزالِ ختن
تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

مہ ز سفر پا کشید
در پسِ تل[2] آرمید
صبح ز مشرق دمید
جامۂ شب بر درید
بادِ بیاباں وزید
تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

نغمۂ من دلکشائے
زیر و بمش جانفزائے
قافلہ ہا را درائے
فتنہ ربا، فتنہ زائے
اے بہ حرم چہرہ سائے[3]

۱۔ تیز کر گام۔ ۲۔ ٹیلہ۔ ۳۔ چہرہ رگڑنے یعنی سجدہ کرنے والی۔

تیز ترک گام زن منزلِ ما دور نیست

علامہ سر اقبال

مرد آن است

سلطنت بہر شہاں باستم و ظلم نباید | جاں نثاری بے اصلاح وطن باید و شاید
تا کہ ہمت نکنی کس بر حمت در نکشاید | مرد آن است کہ لب بند دو بازو بکشاید

انبیا در رج نمودند مقالات عدالت | اولیا جملہ سرودند عبارات عدالت
علما جملہ نوشتند روایات عدالت | گفتگو بیہدہ از مظلمہ امروز نشاید

مرد آن است کہ لب بند دو بازو بکشاید

جاہد وا گفت خداوند بانجیل و بقرآن | خیز از بہر وطن ہمچو مجاہد بفشاں جاں
خنجر و تیر و خدنگ است گل و نرگس و ریحاں | نغمہ توپ و تفنگ است کہ غمہا بزداید

مرد آن است کہ لب بند دو بازو بکشاید

(از مجلہ نسیم شمال)

تمام شد

سلہ ظلم۔ سلہ کوشش کرو۔
سلہ غم دور کرے۔